قال اللہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلا
از تصنیفات تاج العلما سراج القرا جناب حافظ قاری شیخ احمد صاحب
حسب ایمائے حافظ شیخ محمد یعقوب صاحب بن مصنف مرحوم و فرمائش جناب حافظ عبد الستار صاحب

قال اللہ تعالیٰ ورتل القرآن ترتیلا
از تصنیفات تاج العلما سراج القرا جناب حافظ قاری شیخ احمد صاحب
قواعد التجوید
فی
حسب ایما حافظ شیخ محمد یعقوب صاحب بن مصنف مرحوم و فرمائش جناب حافظ عبد الستار صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار اوس پاک پروردگار کے لیے کہ ہمکو توفیق دی اپنے
ذکر کی خصوصًا قرآن شریف کی اور راہ بتائی اپنے فکر کی یا الٰہی
درود اور سلام بھیج خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور
اونکے اصحاب کبار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو
دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر اور حشر مین اونکے خادمونمین منسوب
کر آمین آمین یا الٰہ العلمین بعد اسکے اضعف العباد مسکین حافظ احمد
ولد شیخ غلام نبی مرحوم خوشہ چین حافظ قاری قادر بخش صاحب
مرحوم و قاری حافظ فیروز خان صاحب مرحوم کا اول عرض کرتا ہے
اون استادونکی جناب مین کہ جو ماہر اس فن کے ہین جو اسمین
مذکور ہے کہ جو غلطی یا بھول اس ذرہ بیمقدار سے ہو گئی ہو تو پڑہ لو

فرماوین اور اوسکو اصلاح کردین جزاک اللہ خیرا اور سب بھائی
مسلمانون کی خدمت مین عرض کرتا ہے ہو واسطے کہ اسوقت مین
ایسی غفلت چھا گئی ہے علم دین کی طرف سے خصوصًا قرآن شریف
سے کہ بیان سے باہر اور جیا ایسی ہو رہی ہو کہ جو دین سے کچھ
تعلق نہین رکھتے کو بکو ہو رہا ہے اور سواے اسکے علم دین خصوصًا
تجوید قرآن کی طرف خیال بھی نہین ہا افسوس ہزار افسوس آیے
بھائیو لازم ہے تمکو کہ جو علم ابدالآباد ہے اور اوسکی پوچھ ہوگی کہ فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ
اوسکی طرف رغبت کرو اور جو خالی ہے اوس سے دلکو اوٹھاؤ
اور فکر اور فائدہ عقبیٰ کا اختیار کرو اور سب مین بڑا ذکر قرآن شریف
ہے کہ جیسا فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّکْرِ الْقُرْاٰنُ
یعنی افضل ذکر قرآن شریف ہے پس اسکے پڑھنے مین بہت کوشش
چاہیے کرنی کسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر
تمہارا وہ ہے کہ جو سیکھے قرآن کو اور سکھادے اوسکو اور
فرمایا کہ شفاعت کریگا قرآن شریف اور روزہ اور اوسکی شفاعت
قبول ہوگی اور فرمایا کہ تاج پہنایا جاویگا قرآن شریف کے پڑھنے
والونکی والدین کے سر پر قیامت کے دن ایسا تاج کہ روشنی اسکی

فضیلت قرآن

ایسی ہوگی کہ روشن کر دے تمامی درمیان آسمان اور زمین کا اور
بہتر ہوگا تمام دنیا اور دنیا کی چیزون سے پس فرماتے ہین حضرت
خیال کرنا چاہیے کہ جسکے سبب سے والدین کو یہ مرتبہ عنایت ہوگا
پھر اوسکو کیا کچھہ عطا ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اپنے بچون کو قرآن شریف
تعلیم کریگا وہ جنت مین جاویگا اور فرمایا کہ جس دل مین قرآن شریف
ہوگا اوسکو آگ اثر نہ کریگی اور فرمایا کہ جو شخص پڑھے قرآن اور اوسکے
حلال کو حلال جانے اور حرام کو حرام اوسکو داخل کریگا اللہ تعالے
جنت مین اور شفاعت قبول کرے گا اللہ تعالے اوسکی دس شخص
کے حق مین کنبے اوسکے سے کہ کل اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگئی
ہوگی اونکو آگ اور فرمایا حضرت نے کہ بدلے ہر حرف کے دس نیکیان
ملین گی مین نہین کہتا ہون کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف
ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے تو جان لو کہ الٓمّٓ کہنے
سے تیس نیکیان ملین گی اور اگر باوضو پڑھے گا تو ایک کی پچیس
اور جو اندر نماز کے بیٹھہ کر پڑھے تو ایک حرف کے پچاس اور اندر
نماز کے کھڑے ہوکر پڑھے باخشوع اور باخضوع تو ایک حرف
کی سو نیکیان ملین گی اور فرمایا کہ کہا جاوے گا قرآن کے
پڑھنے والون کو کہ جو ہمیشہ پڑھتے تھے اور صحیح پڑھتے تھے

اور مداومت کرتے تھے اور عمل کرتے تھے کہ پڑھو تم اور اچھی طرح جدا جدا پڑھو جس طرح دنیا میں پڑھتے تھے تجوید اور ترتیل سے کہ جنکی شان میں فرمایا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اور ترتیل اور تجوید کے معنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے اَلتَّجْوِیْدُ اَدَاءُ الْحُرُوْفِ وَحِفْظُ الْوُقُوْفِ یعنے ادا کرنا حرفون کا اونکے مخرجون ست اور نگاہبانی کرنی وقفون کی اونکو حکم ہوگا کہ تمکو درجے ملین گے ثواب کے موافق تعداد کل حرفون کے یعنے اتنے درجے عنایت ہونگے کہ جتنے قرآن شریف کے حرف ہین اور حروف قرآن شریف کے تین لاکھ باملیس ہزار چھہ سوا کتر ہین اور ایک ایک حرف کے بدلے اوتنے اوتنے درجے ملین گے جو اوپر مذکور ہوئے بحفظ مراتب تو دیکھیے کہ کس قدر درجے عنایت ہونگے ایسی دولت بے بہا ہمیشگی کی اور بیش قیمت کو کیسے خسیس اور نالائق اور ناپاک اور ناپائدار اور بے وفا سے بدل کیا ہی غور کی جگہ ہی کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنے نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اوسکیکا اودہر سے یہ عنایت ہو اور ادہر سے یہ بغاوت ہزار افسوس کی جا ہے جا ہے بہا ئیو اب بھی کچھ نہین گیا کچھہ دن کی زندگی باقی ہے ہوش سنبھالو بیدار ہو جاؤ مالک کی قدر کرو اور رکہنے کو ان کو اور کوشش مین لگ جاؤ اسواسطے

اندنون مین یہ ایک رسالہ بہت آسان سلیس عبارت بطرز سوال
جواب کر کر متضمن چند قاعدہ مختصر ضروری باب تجوید مین لکہا اسکو
سمجہو اور یاد رکہو اور بخوبی تمام قرآن شریف کو پڑہا کرو تا ثواب
عظیم پاؤ اور اس رسالہ کا نام قواعد التجوید رکہا اسواسطے
کہ اسمین اکثر قاعدہ ضروری لکہے ہین پس اگر تمنے پڑہا بہی اور قاعدون
سے خبردار نہوئے تو صحیح نہین پڑہا جاویگا جب صحیح نہ پڑہا تو غلط ہوگا
پہر اگر غلط پڑہا تو ثواب کہان اور ایک عذاب گلے پڑا اس سے
یہ نہ سمجہنا کہ پڑہنا ہی چہوڑ دین بلکہ پڑہو اور کوشش کرو صحت
مین تا تمکو دو چند ثواب ملے ایک پڑہنیکا دوسرا صحت مین کوشش
کرنیکا اسواسطے کہ بہت سے الفاظ ایسے ہین کہ تمکو اونکی صحت
اور غلطی کی خبر نہین ہوتی مثلاً الیم کو علیم پڑہا تو الیم کے معنی درد
دینے والا علیم کے معنی جاننے والا یا وانحر کو وانہر پڑہا وانحر کے معنی
قربانی کر اور وانہر کے معنی دہڑک اسیطرح جسے سب حرفون مین
معنی بگڑ جاتے ہین جب معنی بدل جائینگے تو بعضی جگہ تو نماز
بہی نہوگی اور قاضی خان مین لکہا ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی
ہے جب نماز نہوئی تو کیسی خرابی پیش آئی محنتین یون ہی برباد
گئین پس اسیواسطے بار بار کہا جاتا ہے اپ بہی سیکہو اور اپنے

عیال اور اطفال کو سکہاوُ اور اچہی طرح خوب محنت سے صحیح
پڑہو پڑہاؤ شیخ علامہ جزری نے جزریہ مین لکہا ہے مَن لَم یُجَوِّدِ
القُرآنَ فَهُوَ آثِمٌ یعنی جو تجوید سے نہ پڑہے قرآن وہ گنہگار
ہے اور تجوید کے معنی اوپر مذکور ہو چکے اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہے
حدیث شریف سے بہی پس اب یہان سے مطلب رسالہ کا
شروع مطلب
شروع ہوتا ہے سوال وجواب کر کر اوسے خوب یاد کرلو اور سمجہ لو
سوال حروف تہجی کنکو کہتے ہین جواب حروف مفردات کو
مانند ا ب ت ث آخر تک کہ انہیں سے ہجی کیے جاتے ہین سوال
حروف تہجی کے ہین جواب اونتیس ۲۹ ہین لام الف شمار مین
نہین کسواسطے کہ لام الف مرکب ہے لام اور الف سے اور ہمزہ
اور الف داخل شمار کی ہین اگرچہ عوام ہمزہ کو الف کہتے ہین لیکن الف
ہمزہ سے جدا ہے اسواسطے الف کہ ہمیشہ ساکن ہی رہتا ہے
تابع اپنے ماقبل کے سوال ساکن کسکو کہتے ہین جواب
اوسکو کہتے ہین کہ جو بغیر ملائے ماقبل کے پڑہا نہین جاتا اسواسطے
جزم کو ساکن کی علامت رکہا ہے کہ بغیر ملائے پہلے حرف کے
پڑہا نہین جاتا پس اب باقی رہگئے اٹہائیس ۲۸ حروف پس ضرور ہوا
کہ نون ساکن یا تنوین کے آگے انہین سے کوئی حرف آویگا

سوال نون ساکن کی قسم ہی جواب دو قسم ایک مکتوبی دوسر الملفوظی سوال مکتوبی کسکو کہتے ہین اور ملفوظی کسکو جواب جو کہ لکھنے مین آتے ہین اونکو مکتوبی کہتے ہین اور جو کہ لکھنے مین نہین آتے اونکو ملفوظی سوال وہ کون سے ہین جو کہ لکھنے مین نہین آتے جواب وہ تنوین ہے یعنے دو زبر دو زیر دو پیش مانند اً اٍ اٌ کے سوال ان دو نون کا ایک حکم ہی یا دو حکم جواب ایک حکم ہے مگر بعارض سوال کیا حکم ہے جواب چار حکم ہین ایک اظہار دوسرے اخفا تیسرے ادغام چوتھے قلب سوال اظہار کسکو کہتے ہین جواب اظہار کے معنے ظاہر کرنا یعنے خوب واضح کر کرا اونکو اپنے مخرج سے ادا کرنا پس اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلقی مین سے کوئی حرف آوے تو وہان اچھی طرح ظاہر کرکے اوس نون کو پڑھے کہ نون کھنچے نہین سوال اظہار کہان ہوتا ہی جواب نون ساکن یا تنوین کے آگے حروف حلقی مین سے کوئی حرف آوے تو وہان اظہار ہوتا ہے سوال حرف حلقی کی ہین جواب چھہ ہین سوال کون سے ہین جواب ء ھ ح ع غ خ سوال مثالین اسکی کیا کیا ہین جواب ء مَنْ اٰمَنَ اور ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ ھ وَيَنْهَوْنَ اور اَحَقُّ هُوَ ح مِنْ حَيْثُ اور بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ع

کانوا اور ترتلوا کرنی چہ سوال اگر بعد نون تنوین کے حرف ساکن
آوے تو کسطرح ادا کیا جاوے جواب اوس نون تنوین
کو حرکت کسرہ کی دیتے ہین تا اجتماع ساکنین لازم نہ آوے مانند
نوحٌ ن ابنہٗ اور الیمانُ الذی اور بغلامٍ ن اسمہ اور اس تنوین
کو نون قطنی بھی کہتے ہین باصطلاح قرار متاخرین اور قطن کہتے
ہین روی کو جیسے روی دو ابرہ اور استر کے درمیان ہین ہوتی
ہے ایسے ہی یہ نون بدلہ ساکن کے بیچ مین ہوتا ہے سوال
اگر اوس تنوین پر وقف کرین پھر کسطرح ادا کرین جواب اگر منصوب
ہووے تو ساتھ الف کے بدل کرین شلا الیماہ کے اور اگر مضموم
یا مکسور ہووے تو وقف ساتھ سکون کے کرینگے مانند نوح
ابنہ اور بغلام اسمہ کے اور ہمزہ وصل کا اول ہین لاوینگے
اسواسطے کہ حرف ساکن بغیر حرکت ماقبل کے پڑھا نہین جاتا
سوال ادغام کسکو کہتے ہین جواب داخل کرنا یعنے ملا دینا
ایک حرف کا دوسرے حرف مین سوال ادغام کن حرفون مین
ہوتا ہی جواب ایک تو یہ کہ نون ساکن یا تنوین کے آگے کوئی
حرف یرملون کا آوے پھر اوسکے دو قسم ہین ایک باغنہ
اور ایک بے غنہ ہے سوال حرف یرملون کے کے ہین

جواب چھ ہین ی ر م ل و ن سوال غنہ کسکو کہتے ہین
جواب اصطلاح قراین غنہ اوس آواز کو کہتے ہین کہ اول
دماغ سے باہر آتی ہے سوال ادغام باغنہ کون سے حرفون مین
ہوتا ہے جواب یومن مین سوال مثالین اسکی کیا ہین
جواب ی اَنْ یَّتنزل اور قومٌ یعکفون و مَنْ وَّلِیٍّ اور رحمۃً
وَّاسعۃً م مَنْ مِّثلہ اور بعیدٌ مَّا توعدون ن مِنْ
نُّوْر اور یومئذٍ نَّاصرۃ لیکن یہ ادغام اوسوقت ہوگا کہ نون
ساکن ایک کلمہ مین ہو اور حرف یرملون کا دوسرے کلمہ مین ہو
سوال اگر ایک کلمہ مین ہو جواب تو وہان ادغام نہین کرینگے
بلکہ اظہار کرینگے مانند قِنْوَانٌ اور بُنْیَانٌ اور صِنْوَانٌ اور دُنْیَا
بیت و ربیک کلمہ در آید نون و یا یا نون واو بخلاف اظہار سیحوان تا
نگردد آن سقیم سوال اسمین ادغام کیون نہین کرتے جواب
ایک تو واسطے دفع ہونے ثقل کے دوسری یہ کہ اگر ادغام کرین
تو وہ لفظ نہین رہنیکا مانند قوّانٌ اور صیوّانٌ اور بیّانٌ اور
دُیّا سوال ادغام بے غنہ کے حرف کون سے ہین جواب
ل اور ر یہ اگر نون ساکن یا تنوین کے آگے آوین تو ادغام
بے غنہ ہوگا مانند مِنْ لَّدُنْ اور ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ اور مِنْ رَّبِّھِمْ اور

غفور رحیم سوال ادغام کہاں ہوتا ہے جواب
ایک تو یہ کہ دو حرف ہم جنس ایک جا جمع ہوں اور اول ساکن
دوسرا متحرک ہو جیسے تو اور قالو ہم لیکن حرف
علت ہو اگر حرف علت ہو اور حرکت موافق نہ ہو تو ادغام
ہوگا مثل اوفو وتقوا اور اذا ما اتقوا وامنوا اور اگر حرکت
موافق ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے امنوا وعملوا اور فی یوسف
کے یہاں ادغام منع ہے سوال اسمین ادغام کیوں نہیں
کرتے جواب اگر ادغام کرین تو مد بین اسکا جاتا رہے سوال
حرف علت کی کون ہے جواب تین ہین واو الف اور ی
کہ مجہول او سکا واو ی ہو دوسرا یہ کہ ایک مخرج ہوں جیسے دال
اور تا اور طا اور مانند قد تبین اور قالت طائفۃ کے تیسرے
یہ کہ قریب مخرج ہوں مانند من آمنہ کے سوال اور کہیں
سوا اسکے ادغام ہوتا ہے جواب ہاں اور بھی ہوتا ہے
جیسے ذال اذ کو ظا مین مانند اذ ظلموا اور تا ربیت کو دال
مین اجیبت دعوتکما اور طا مین اور قالت طائفۃ
اور ل کو ر مین جیسے قل رب سوال مر کو لام مین کیون
نہین ادغام کرتے جواب اسواسطے کہ اسمین صفات تکریر

اور یہ لام میں شامل ہیں اگر لام میں ادغام کریں تو یہ صفات اسکی جاتی
رہتی ہے اسواسطے ادغام نہیں کرتے اور ق کو ل میں مانند
الم نخلقکم اور سوا اسکے لکھے اور بھی دو جگہ ہیں مگر وہ خاص
وہی ہیں ایک جگہ سورہ اعراف میں ث کو ذال میں یلهث
ذلک مگر یہ حالت وصل میں اور جو وقف کریں تو علامت و
مطلق کی ہے ادغام نہیں کرتے دوسرے سورہ ہود میں ب کو
میم میں ارکب معنا کے ادغام کرتے ہیں اور لام تعریف کو چودہ
حرف شمسیہ میں ادغام کرتے ہیں سوال وہ چودہ حرف شمسیہ
کون سے ہیں جواب ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
ل ن سوال مثالیں انکی کیا ہیں جواب التّائبون التّوّاب
الدّین الذّکر الرّیب الزّکوة السّن الشّاء الصّادق الضّالّون
الطّلاق الظّن الّذی النّار سوال انکو شمسیہ کیوں کہتے
ہیں جواب اسواسطے کہ لفظ شمس میں اول حرف شین ہے
اور اسمیں الف لام تعریف کا مدغم ہوتا ہے اسی سبب سے
ان سب حرفوں کو کہ جنمیں الف لام مدغم ہوتا ہے شمسیہ کہتے
ہیں اور باقیوں کو قمریہ جنمیں الف لام مدغم نہیں ہوتا کہ اس حرف
کے شروع میں ق ہے اور قاف پر الف لام داخل ہوتا ہے تو مدغم

نہین ہوتا تو جتنے حرفون مین الف لام داخل ہوتا ہی اور مدغم
نہین ہوتا اونکو قمریہ کہتے ہین اور وہ بھی چودہ حرف ہین سوال
وہ کون سے ہین جواب ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و
ہ ی سوال انکی مثالین کیا ہین جواب اَلۡبَحۡرُ اَلۡجِبَالُ
اَلۡحَقِّ اَلۡخَبِیۡرُ اَلۡعَزِیۡزُ اَلۡغَفُوۡرُ اَلۡفُلۡکُ اَلۡقَمَرُ اَلۡکَرِیۡمُ اَلۡمُؤۡمِنُ اَلۡوَ
اَلۡھَادِیۡ اَلۡاَیۡمَنِ اَلۡیَوۡمَ اور سوا اسکے امام عاصم صاحب نے
اور کہین ادغام نہین کیا اور قاریون نے اور بہت جگہہ ادغام کیے
ہین مگر چونکہ یہان رواج انہین امام موصوف کا مع راویونکو
ہے خاص کر راوی دوم یعنی حفص کی روایت کا اسواسطے
اسی پر اکتفا کیا اور واسطے نہونے درازی کتاب کے سوال
قلب کہان ہوتا ہے جواب اگر بعد نون ساکن یا تنوین کے
بی آوے گی تو اوس نون کو میم سے بدل کرینگے خواہ ایک کلمہ
مین ہو خواہ دو کلمو مین سوال مثالین انکی کیا ہین جواب
اَنۡۢبِئۡھُمۡ مِنۡۢ بَعۡدِ یُنۡۢبِتُ مَکَانٍۢ بَعِیۡدًا اور سبب قلب کرنے
تنوین اور نون ساکن کا ساتھ میم کے نزدیک نحویونکے وہ
ہے کہ میم ایک حرف ہی متوسط درمیان نون اور بے کے
یعنی موافق ہے بیچ مخرج و جہر کے یہانتک بیان احکام

نون ساکن اور تنوین کا ہوا **سوال** میم ساکن کا کیا حکم ہی **جواب**
تین حکم ہین ادغام باغنہ اخفا اظہار **سوال** ادغام باغنہ اور اخفا
اور اظہار کون سے حرفو مین ہوتا ہی **جواب** ادغام باغنہ اسوقت
ہوگا کہ بعد اوسکے میم آوے مانند قلوبہم مرض اور سألتہم من
خلق اور اگر اوسکے بعد بے آوے تو اخفا ہوگا ربہم بہم اور
یعتصم باللہ اور انکے سوا کوئی حرف آوے اظہار ہوگا خاص کر
اوسوقت کہ واو اور فا آوے خوب اظہار کرے کہ حرکت ہونٹون کی ایسی
معلوم ہو کہ پیش پڑہتا ہے **سوال** مثالین اوسکی کیا ہین **جواب**
جیسے ہم فیہا اور علیہم ولا ہم اور اسکو قاعدہ لوف کا بھی
کہتے ہین **سوال** جو ہے ضمیر کی ہوا اوسکو کیونکر ادا کرے **جواب**
ہای ضمیر واحد مذکر غائب متصل مجرور یا منصوب کہ اوسکو قرا
ہاے کنایہ اور ہاے صلہ بھی کہتے ہین اگر وہ ہ پہلے ساکن کے
ہو مانند بہ اللہ اور علیہ اللہ کے کسی قاری نے صلہ
نہین کیا اور اگر یہہ ہ ضمیر کی پہلے متحرک کے ہو تو تمام قاریو
نے صلہ کیا ہے یعنے اوسکی حرکت کو پورا اشباع کے ساتھہ ادا
کیا ہے **سوال** اشباع کسکو کہتے ہین **جواب** اشباع
کہتے ہین دراز کرنا حرکت کا یعنے زیر زبر پیش کا کہ زیر سے

دراز کرنے سے پوری ری اور پیش کے دراز کرنے سے پوری
واو اور زیر کے دراز کرنے سے پورا الف نکلے ماشنہ یا الف
ساکنہ اور آآ آجر سے ہے اور اگر قبل ان زبر یا پیش کا ساکن ہو تو
ساکن ہو مثل فیہ خواہ غیر مدہ ہو یا مانند شیئ یا علیہ
کے اسکو صلہ نہیں کرتے یعنی کھینچتے نہیں مگر روایت حفص
کے ایک جگہ سورہ فرقان میں فیہ مہانا حفص راوی امام
عاصم صاحب کی ہے کہ جنکی روایت یہاں مروج ہے انہوں نے
اسکو اشباع کے ساتھ ادا کیا ہے ہاں قاری ابن کثیر کے
کہ وہ ہر جگہ اسیطرح ادا کرتے ہیں یعنی اشباع کے ساتھ اور
اسیطرح ایک جگہ امالہ کیا ہے سورہ ہود میں بسم اللہ مجریها
پڑھا ہے اور بہت الفاظ ایسے ہیں کہ پڑھنے میں نہیں آتے ہیں اور
لکھنے میں نہیں ہوتے اور نزدیک قرا کے اعتبار کتابت کا ہے
سوال وہ کون سے لفظ ہیں کہ لکھنے میں نہیں ہوتے اور پڑھنے
میں ہوتے ہیں یا لکھنے میں ہوتے ہیں اور پڑھنے میں نہیں ہوتے
جواب جو لکھنے میں نہیں ہوتے اور پڑھنے میں ہوتے ہیں
مانند واو ثانی داؤد کے یا ثانی نبیین کے الف یہ پڑھنے میں
نہیں آتے ہیں اور لکھنے میں ہوتے ہیں مانند [illegible] ضمیر کی الف

الف أنا ضمیر متکلم کا یا واو اولئک یا اولات یا اولی کے یا الف واو جمع کی آگے کا جیسے قالوا یا الف لام تعریف کا اون حرفون مین جو مذکور ہوئے اور اسیطرح بہت الفاظ ہین جیسے التائب اور یہہ بھی خالی فائدہ سے نہین کہ ہمکو معلوم نہین سوال صلہ کیون کرتے ہین جواب سبب صلہ کا یہ ہے کہ ہ حرف ضعیف اور خفی ہے اور پہلے متحرک کے یہ خوف ہوتا ہے کہ جلد پڑہنے مین وہ اچھی طرح ادا نہوگی اسواسطے ساتھہ زیادہ کرتے حرف علت کے کہ موافق حرکت اوسکی ہے کے ہواسا قوت دیتے ہین تاکہ بخوبی سے ادا ہووے سوال یَرضَهُ لَکُم سورۂ زمر مین اور نَفقَهُ کَثِیرًا سورۂ ہود مین اور لئن لم تنته سورۂ مریم مین اور لئن لم ینته سورۂ علق مین باوجود اسکے کہ ماقبل اوسکے متحرک ہے اور پہر صلہ نہین کرتے جواب یرضه اصل مین یَرضَاہُ تہا لیکن داخل ہوئے ان شرطیہ کے الف گر پڑا ان تشکروا یَرضَهُ لکم اس سبب سے اسکو صلہ نہین کرتے اور نفقه اور تنته

اور پینتہ اسمین ھ ضمیر کی نہین نفس کلمہ کی ہے اسواسطے صلہ
نہین کرتے اور یہ قاعدہ ھ ضمیر کا ہے سوال اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ
سورہ بلد مین اور يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ سورہ آل عمران مین اور مانند
انکے باوجودیکہ اصل مین يَرَاهٗ تھا اور يُؤَدِّيْهِ اور پہر صلہ کرتے
ہین جواب بسبب داخل ہونے لم جازمہ کے الف گر پڑا
پس واسطے رعایت ہمزہ مابعد کے تاکہ صلا ورمد مین ہمزہ مخرج
اپنے سے خوب ادا ہووے صلہ کرتے اور بعضی جگہہ مین باوجودیکہ
اصل مین ماقبل اوسکا ساکن ہوتا ہے پہر بلحاظ حرکت ظاہری
طرفین کے صلہ کرتے ہین مانند نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ
کہ اصل مین نولیہ اور نصلیہ تہا اور بلحاظ سکون اصلی کا
نہین کرتے واللہ اعلم بالصواب سوال لفظ اللہ کو پر کہان
پڑہتے ہین اور باریک کہان جواب اگر ماقبل لفظ اللہ کے
کسرہ ہوتا ہے باریک اداکرتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰهِ اور
بِاللّٰهِ اور اگر ماقبل اوسکے فتح یا ضمہ ہو پُر پڑہتے ہین جیسے
وَاللّٰهِ تَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ کی باقی سب جگہہ لام کو باریک پڑہتے
ہین مگر نزدیک ورش کے بعد صاد اور طا اور ظا بہی اوسنے
پُر پڑہا ہے سوال حرف ر کو کہان پُر پڑہتے ہین اور

کہان باریک جواب اگر ر پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑہتے ہین اور جو زیر ہو تو باریک مانند مَرَضٌ اور رِسَالَہ اور رِجَالٌ کے سوال اور اگر ر ساکن ہو جواب اوسکے ماقبل پر اگر زبر یا پیش ہو تو بہی پُر پڑہتے ہین اور زیر کے باریک جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور یُرْسِلُ اور لِمَ تُنْذِرْ سوال اور اگر آخر حرف ماقبل کا بہی ساکن ہو جواب تو ماقبل کے ماقبل پر بہی حکم ہے مانند اَلْفَجْرِ شَكُورٌ خَبِيْرٌ اور یہ ر بسبب وقف کے ساکن ہوئی ہے اور اگر وقف نکرین تو ویسا ہی حکم باقی رہیگا جو مذکور ہوا مگر مِصْرَ اور قِطْرِ کی ر کو حالت وقف مین اختلاف کیا ہی پُر اور باریک مین اسواسطے کہ ماقبل اس ر کے حرف مستعلیہ ہے اور وہ چاہتا ہے پُر کو اور حرفون مستعلیہ کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور لفظ خَبِيْرٌ کے ر کو حالت وقف مین بہی باریک پڑہتے ہین اسواسطے کہ ماقبل اس ر کے یٓ ہے اور یٓ بنی ہوئی دو کسرون سے ہے تو گویا کہ کسرہ ہی اور یہ بہی چاہیے جاننا کہ ر کسری والیکو جب باریک پڑہین گے کہ کسرہ اصلی ہو مانند فِرْعَوْنَ کے اور اگر کسرہ عارضی ہوگا تو پُر پڑہینگے کیونکہ کسرہ عارضی اتنی طاقت نہین رکہتا وہ تو ایک سبب سے آگیا ہی

سوال کسرہ عارضی کون ہوتا ہے جواب وہ ہوتا ہے کہ
ر ساکن ایک کلمہ مین ہو اور کسرہ اوسکے قبل کے حرف مین
ہو مانند رب ارجعون و الذی ارتضی یا ام ارتابوا اس ر
کو پر پڑہینگے اور اگر ما بعد اوس ر کے کسرہ عارضی تو نہو مگر
ما بعد اوسکے حرف مستعلی آوے تو بھی پر پڑہینگے مثل
فرقۃ اور قرطاس اور مرصادا کی اور راء بیرہ کو بھی حالت
وقف مین سب قاریون نے باریک پڑہا ہے اسواسطے کہ اصل
مین یسری تہا یٰ کو حذف کر دیا اور کسرہ باقی رکہا تا کسرہ دلالت
کرے اپنی اصل پر سوال ر مشدد کا کیا حکم ہے جواب اگر ر مشدد
مکسور کا ما قبل مضموم ہو یا مفتوح ہو تو باریک پڑہینگے مانند
ذریۃ اور شر الناس اور اگر ر مشدد مفتوح یا مضموم ہو تو
ما قبل کے بقیہ حرکتون مین پر پڑہینگے مانند تمت مر السحاب اور تقشعر
کے سوال صفتین حرفون کی کے ہین جواب صفتین تو بہت
ہین مگر اصل تو پانچ ہین اور انسے کم نہین اور پانچ ہی اونکی ضدین
یعنے جنمین یہ ہونگی وہ نہونگی اور کسی مین چہہ اور کسی مین سات
اور کسی مین آٹہ اور زیادہ بھی سوال وہ کیا ہین جواب
ایک مہموسہ اور ضد اونکی مجہورہ دوسری مطبقہ اونکی ضد منفتحہ

تیسری مستعلیہ ضد اونکی مستفلہ چوتھی شدیدہ برخلاف اونکے
رخوہ پانچوین قلقلہ انکی ضد ہین ساکنہ **سوال** مہموسہ کے حرف کتنے ہین
اور مجہورہ کے **جواب** مہموسہ دس حرف ہین ف ح ث ہ ش
خ ص س ک ت کہ مجموعہ انکا فحثہ شخص سکت ہے اور باقی
سوا انکی مجہورہ وہ اٹھارہ ہین **سوال** مہموسہ کسکو کہتے ہین
جواب ہمس لغت مین اوس آواز کو کہتے ہین کہ نیچے کو گری ہوئی
ہو اور اوسمین سانس جاری رہے اور آواز بند نہو جاوے مانند
چلتی اونٹ کے پس پس ایسے ہی اَث اَہ اور مجہورہ نہین آواز
جاری رہے اور دم بند ہو جاوے جیسے اَب اَج اَد **سوال** مطبقہ
کون سے ہین اور کتنے ہین اور خلاف اونکے منفتحہ کونسے ہین **جواب**
مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ اور ماسوا اسکے چوبیس منفتحہ **سوال**
مطبقہ کسکو کہتے ہین اور منفتحہ کسکو **جواب** اطباق کے معنی
تالو کو زبان سے ڈھانکنا یعنے اونکے ادا کرنے کے وقت زبان
بلندی کو جاتی ہے اور تالو کو ڈھانکتی ہے مانند اَص اَض اَط
اَظ اور منفتحہ کے معنی کھولنا یعنے انکے پڑھنے مین زبان پھیلتی
ہے **سوال** مستعلیہ کون سے ہین اور کئی ہین اور اونکی
ضد مستفلہ کئی ہین **جواب** مستعلیہ سات ہین خ ص ض غ

ط ق ظ کہ مجموعہ انکا حص ضغط قظ ہے اور باقی کے اکیس مستفلہ ہین **سوال** مستعلیہ کے کیا معنی ہین **جواب** استعلا لغت مین بلندی کو کہتے ہین اور استفال پستی کو تو انکی ادا کے وقت زبان بلندی کو جاتی ہے اور اونکی پستی کو گرتی ہے **سوال** شدیدہ کونسے ہین اور کے ہین اور اونکے برخلاف کے رخوہ کی ہین **جواب** شدیدہ آٹھہ ہین ء ج د ق ط ب ک ت کہ مجموعہ انکا اجد قط بکت ہے اور ضد اونکی رخوہ سولہ ہین ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ہ ے اور پانچ بین بین ہین ل ن ع م ر کہ مجموعہ انکا لن عمر ہے **سوال** شدیدہ انکو کیون کہتے ہین **جواب** اپنے نکلنے کے وقت شدت اور سختی سے نکلتے ہین اور رخوہ نرمی سے اور بین بین درمیان سے **سوال** قلقلہ کی کیا صفت ہے اور کے ہین اور اونکی ضد ساکنہ کی ہین **جواب** قلقلہ پانچ ہین ق ط ب ج د کہ مجموعہ انکا قطب جد ہے اور باقی تیس ساکنہ **سوال** قلقلہ کیونکر ادا کرتے ہین **جواب** انکے ادا کے وقت زرا جنبش مخرج کو انکی ہوئی یعنی ایک بو حرکت کیسی پائی جاوے خاص کر مشدد مین مانند حق ط کے اور ساکنہ مین جنبش نہین لیجے انکو تفصیل سے جدا جدا ذکر کرین تا خوب آسانی سے معلوم ہو جاوے

اب ایک ایک حرف کی اتنی اتنی صفت ہیں ء ۵ صفت ہی منفتحہ مستفلہ مجہورہ
شدیدہ مسکنہ ب ۵ قلقلہ شدیدہ مجہورہ مستفلہ منفتحہ ت ۵ مہموسہ شدیدہ منفتحہ
مستفلہ مسکنہ ث مہموسہ رخوہ منفتحہ مستفلہ مسکنہ منفوثہ ج ۵ قلقلہ شدیدہ منفتحہ مجہورہ مستفلہ ح
۵ مہموسہ رخوہ منفتحہ مستفلہ مسکنہ بحجہ خ ۵ مستعلیہ رخوہ منفتحہ مہموسہ
مسکنہ د ۵ قلقلہ مجہورہ شدیدہ منفتحہ مستفلہ ذ ۵ مجہورہ مستفلہ
منفتحہ رخوہ مسکنہ ر ۵ مجہورہ منفتحہ مسکنہ بین بین مستفلہ مکررہ منحرفہ
ز ۵ مجہورہ مستفلہ منفتحہ رخوہ مسکنہ صفیرہ س ۵ مہموسہ مستفلہ
رخوہ مسکنہ منفتحہ صفیرہ ش ۵ مہموسہ مستفلہ منفتحہ رخوہ مسکنہ
متفشیہ ص ۵ مستعلیہ مطبقہ مہموسہ رخوہ مسکنہ صفیرہ ض ۵
مستعلیہ مطبقہ مجہورہ رخوہ مسکنہ مستطیلہ ط ۵ مستعلیہ مطبقہ
شدیدہ مجہورہ قلقلہ ظ ۵ مستعلیہ مطبقہ مجہورہ رخوہ مسکنہ
ع ۵ منفتحہ مستفلہ مجہورہ مسکنہ بین بین غ ۵ مستعلیہ منفتحہ
مجہورہ رخوہ مسکنہ ف ۵ مہموسہ مستفلہ منفتحہ رخوہ مسکنہ
ق ۵ مستعلیہ قلقلہ شدیدہ منفتحہ مجہورہ ک ۵ مستفلہ منفتحہ
شدیدہ مسکنہ ل ۵ مستفلہ مجہورہ منفتحہ بین بین مسکنہ
منحرفہ م ۵ منفتحہ مستفلہ مجہورہ مسکنہ بین بین ن ۵ مستفلہ
مجہورہ منفتحہ مسکنہ بین بین و ۵ منفتحہ مستفلہ مجہورہ مسکنہ رخوہ

ہمزہ منفتحہ مستفلہ مہموسہ رخوہ مسکنہ تی ہا منفتحہ مستفلہ
مہموسہ مسکنہ رخوہ آویا اور بہت صفتین ہین مگر لیتے پڑہنے والیکو
کیا کہ یہہ ضروری ہین اور واسطے درازی کتاب کے نہین لکہین
مثلا استعلیہ کی اور مطبقہ کی صفت تفخیم ہی ہے یعنے پُر اور
باقیونکی مرققہ یعنے باریک مگر لام لفظ اللہ کا یا را جو مفتوحہ یا مضمومہ
انکی بہی صفت پر ہے اور دال کی صفت ذلقیہ اور نطعیہ بہی ہے
اور ذال کے ذلقیہ اور را کے لثویہ اور زا ذلقیہ اور شین شجری
بہی ہے اور ضاد کی ضرسیہ اور حافیہ بہی اور طا کی نطعیہ اور
ذلقیہ بہی اور ق کی غلصمہ اور ک کی عکدہی اور لہوی اور ہمزہ کی
صفت نبرہ بہی ہے غرض اور بہت سے ہین اسکو تفصیل چاہیے
سوال صفتین تو معلوم ہوئین لیکن اب مخارج انکے کہان سے
ہین اور قسمین وانتونکی کیونکر ہین جواب اول تو اقسام دانتونکی
معلوم کرلو پہر مخارج حرفونکی سو دانتونکی چار قسمین ہین ایک تو وہ کہ
اونکو ثنایا کہتے ہین دو اوپر کے دو نیچے کے سامنے بڑے دانت
اوپر کیکو ثنایا علیا کہتے ہین نیچے کیکو ثنایا سفلی اور اونکے
پاس کے جو ایک ایک ہین اونکو رباعیات کہتے ہین اور جو
انکے متصل ہین ایک ایک اونکو انیاب کہتے ہین جنکو کچلیان

کچلیان کہتے ہین اور اونکے جو پرے ہین سب اونکو اضراس کہتے ہین
پہر اونکی بہی تین قسم ہین ایک ضواحک دوسری طواحن تیسری
نواجذ جو انیاب سے ملی ہوئی ہین دو دو اونکو ضواحک کہتے ہین اور
جو اونکے متصل ہین اونکو طواحن اور جو اوسکے پرے ہین ایک ایک
اونکو نواجذ کہتے ہین جنکو ہندی مین عقل ڈاڑہ بولتے ہین پس چار
ثنایا اور چار رباعی اور چار انیاب اور بیس اضراس سب بتیس ہین
سوال سب مخرج حرفون کے کئے ہین اور کہان کہان سے
نکلتے ہین جواب اصل تو تین مخرج ہین ایک حلق دوسری وسط
یعنے دہن تیسری شفت یعنے ہونٹ مگر اونکو بعضے قرا اٹہارہ کہتے
ہین مثل سیبویہ کے کہ بڑے امام ہین نحویونکی اور بعضون نے سترہ
کہے ہین مثل خلیل کے کہ یہہ بہی امام ہین نحویونکے بعضون نے سولہ
بعضون نے چودہ اور بعضون کے نزدیک ہر حرف کا مخرج
جدا ہے پس اول کنارہ حلق کے سینہ کی جانب ء اور ہ کا اور وسط
مین ح اور ع کا اور آخر مین غ اور خ کا ہے اور ہمزہ کی صفت
سخت باریک ہے اور ھ اور ح کی نرم باریک اور ح
کی باریک درمیان کے اور غ اور خ کی نرم پردہ دوسرا مخرج وسط
یعنی دہن اسکے دس مخرج ہین اور اٹہارہ حرف ہین ت ث ج د

ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ق ک ل ن و ا ی

سے اوّل مخرجِ ق کا ہے آخر زبان اور آخرِ تالو کیسی طرف حلق
کے کوّے اندر کی طرف سے دوسرا مخرج ک کا ہے آخر زبان
کی کوّے کی باہر کیطرف سے اور صفت ق کی پر شدید ہے اور ک
کی سخت باریک تیسرا مخرج ج اور ش اور ی غیر مدہ کا ہے بیان
زبان اور تالو کیسے اور ج کی صفت سخت باریک ہی اور ش اور
ی کی نرم باریک چوتھا مخرج ض کا ہے کنارہ زبان اور گوشہ
اور جڑ اضراس علیا کیسے دونو طرف سے یعنے داہنی اور بائین سے مگر بائین
طرف سے آسانیسے نکلتا ہے اگر نکالی غرض یہہ کہ یہہ بہت مشکل
سے نکلتا ہے اور مشہور ہے یہہ بات کہ یہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ سے خوب ہی ادا ہوتا تھا دونو جانب سے اور
اگر وقت اسکے نکلنے کے پیشانی مین چرس بھی پڑے تو بھی کچھ
ایسا عیب نہین ہے اور اسکی صفت نرم پُر ہے پانچوان مخرج
ل کا ہے آخر کنارہ زبان اور کنارہ ثنایا کیسے اور صفت اسکی
بین بین ہے چھٹا مخرج نون کا ہے آخر کنارہ زبان اور
دوسری کنارہ انیاب کیسے ساتوان مخرج ر کا ہے سر زبان
اور اوپر کے مسوڑھون سے مع پشت زبان اور بعضون نے

ل اور ن کا ایک ہی مخرج کہا ہے کچھ فرق نہیں کیا اور صفت ل اور
ن اور ر کی بین بین ہیں اور صفت ر مفتوح اور مضموم کی
پُر ہے آٹھواں مخرج ت اور د اور ط کا سر زبان اور بیخ
ثنایا علیا کیسے صفت ت اور د کی سخت باریک ہے اور ط
کی نہایت پُر نواں مخرج ث اور ذ اور ظ کا ہے تیزی سر زبان
اور تیزی سر ثنایا علیا کیسے اور صفت ث اور ذ کی نرم باریک
اور ظ کی نرم پُر ہے دسواں مخرج س اور ز اور ص کا ہے
تیزی سر زبان اور بیخ ثنایا سفلی کیسے اور صفت س اور ز کی
نرم باریک ہے اور ص کی نرم پُر ہے قسم تیسری مخرج کی شفتی
ہے اور شفت کہتے ہیں ہونٹوں کو اور ہونٹوں کی دو مخرج ہیں اور
چار حرف ہیں اول مخرج ف کا اندر کی جانب ہونٹ کیسے اور کنارہ
ثنایا علیا سے اور صفت اسکی نرم باریک ہے دوسرا مخرج و اور
ب اور م کا ہے درمیان دونوں ہونٹوں کیسے لیکن و اندرون
یعنی خالی ہونٹوں کیسے اور ب تری ہونٹوں سے اور م خشکی
ہونٹوں کی اجتماع ہونیسے اور صفت واو کی نرم باریک ہے اور
ب کی سخت باریک اور میم کی بین بین ومانع ایک مخرج ہے
اوس سے دو حرف باہر آتے ہیں نون اور میم ساکنین بر اسے

اخفا وغنہ گرشتہ نون کا اور ہوتا ہے غنہ میم کیسے مانند اِنَّ اور
ثُمَّ اور اگر یہ دونون متحرک ہون تو اپنی مخرج سے نکلین گے
یہ سوال مخرج ہوے سو لکہے گیے سوال رعایت کرنی حرفون
کی کیسی ہے وجب یا مستحب جواب واجب ہے کسواسطے
کہ بغیر رعایت اسکے بہت معنی خراب ہوجاوینگے کچہ کے کچہ پلٹ
جاوینگے نماز کو بعضی جگہ توڑدینگے مانند وَانْحَرْ کو وَانْهَر
پڑہیگا تو نماز نہ ہوگی وانحر کے معنی قربانی کر اور وانہر کے معنی جہڑک
اور اور بہت سے الفاظ ایسے ہی ہین رعایت حرفون کی تو بڑی
بات ہی رعایت اعراب کی بہی بہت ضرور ہی یعنے زیر اور زبر کی
انکو بہی بہت خیال سے پڑہے اور نہین بہت جگہ معنے فاعل
کے مفعول کے ہوجاوینگے مانند مُنذِرِینَ و مُنذَرِینَ کے منذرین
معنی ڈرانیوالا اور منذرین کے معنی ڈرایا گیا تو دیکہا چاہیے کہ
کتنا فرق پڑگیا لیکن اسکا تو خیال بہی کرتے ہین اور ہر کوئی
غلطی بتاتا بہی ہو اور جانتا بہی ہے مگر حرفونکی تبدیل کو کوئی
نہین کہتا کہ یہ غلطی ہے ہر جگہہ اکثر عام حافظونکو بہی خیال نہین
آتا کہ ہم یہ غلطی پڑہتے ہین نہ کوئی کہتا ہے بڑی غفلت کی بات
ہے اسپر بنا دے اور قاریکو لئے پڑہنے والیکو چاہیے کہ ...

جاتی نرہے خاص کر اوسوقت کہ آگے اوسکے حرف ضعیف آوے
مانند بِہٖ اور بِنَکْتَۃٍ اور اگر ساکن ہو جیسے شِئْتَ اور جِئْتَ
اور قلقلہ کی جاتی نرہے اور ایسے ہی سب حروف قلقلہ میں اونکا
رکھے کہ بار فارسی یعنی پ نہو جاوے مانند فَارْغَبْ کی اور صفت
قلقلہ اونکا رکھے اگر ساکن ہو تو تھوڑا بھی کفایت کرتا ہے اور اگر
وقف میں ہو تو خوب ہی ظاہر کرے ت کو اس رعایت سے
ادا کرے کہ رخوہ نہو جاوے اور دال بھی نہو جاوے خصوصًا اوسوقت
کہ ساکن ہو مثل ثَقُلَتْ کے ث حرف ضعیف ہے بہت رعایت
کرے جسوقت کہ بعد اوسکے حرف قریب المخرج آجاوے مثل لَبِثْتُمْ
اور خاص کر کہ بعد اوسکے سین یا شین آوے مانند وَرِثَ
سُلَیْمٰنُ یا مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ اور حَیْثُ شِئْتُمْ اکثر
اس ث کو سین پڑہتے ہیں یہ بڑی غلطی فاحش ہے اور اکثر اس سے
غافل ہیں ج کو رعایت کرے تا مشابہ شین یا ز کو فارسی یا جیم
فارسی کی نہو جاوے خاص کر اوسوقت کہ بعد اوسکے ت یا د یا ذ
یا ز یا ش یا ز یا ھ آوے مانند تَجْتَنِبُوْنَ اَجْدَرُ تَجِدُوْ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ بَحْرٌ رِجْسٌ اَخْرَجْنَا وَجْهَکَ کی ح کو درمیان حلق
سے اسطرح ادا کرے کہ صفت بُحَّۃ اوسکی جاتی نرہے تا ھ

نہو جاوے مخصوص گا اوسوقت کہ بعد اوسکے حرف ہم جنس اوسکا
آوے جیسے فاصفح عنہم اور وسبحہ یا بعد اوسکے حرف مستعلیہ
آوے بہت محافظت کرے تو نازک اور باریک ادا ہووے
مانند احطت یا حق یا حصحص سکے خ کو رعایت کرے تو بڑ
اچھی طرح ادا ہوگا اور غین اور قاف کے ساتھ مل نجاوے بلکہ
اور سارے حروف مستعلیہ پر ادا کیے جاوین اورانکے ادا کرنیمیں
اورانکے ادامین تین درجہ ہین اول اوسط اعلی جب حرف مستعلیہ
مفتوح ہو کامل پر پڑہے مانند قال اور خاب اور جو مضموم ہو
متوسط جیسے قل اور جو مکسور ہو تو ادنی مثل قیل اور غیض
خالی پر پڑہنے سے کسی حال مین نہین ہو کو ایسی طرح ادا کرے تو ق
نہوجاوے خاص کر اوسوقت کہ ماقبل اوسکے نہ آوے مانند
وازدجر کے یا بعد دال ساکن کے ت یا ذال یا نون آوے جیسے
یردن تواتّ یا کمیصرنکے یا قد تعلم کی بہت احتیاط
کرے تا خلط نہوجاوے ذ ساکن کے پہلے قاف یا نون کی آوے
خوب اظہار کرے تا مل نجاوے مانند اذقان اور مذنبین
کے ر کو ایسا تلفظ کرے کہ صفت انحراف اور تکرار اسکی
جاتی نرہے خاص کر کہ مشدد ہووے مانند ضحی اعراور ذرّیتہ

زکو ایسی احتیاط سے پڑھے کہ سین نہ ہوجاوے خاص کر اوس وقت
کہ پہلے حرف مہموسہ یا جیم اور دال اور ری اور قاف اور
کاف اور لام اور نون سے واقع ہووے مانند کَنَزْتُمْ اور
مُزْجٰىةٍ اور تَزْدَرِیْ اور وِزْرَكَ اور رِزْقًا اور اَزْكٰى
اور لَيُزْلِقُوْنَكَ اور مِنَ الْمُزْنِ کی س کو اسطرح ادا کرے کہ شایبہ
زا اور ص کے نہووے اور صفت انفتاح اور استفال اسکی جاتی
نرہے خاص کر اوس وقت کہ بعد اوسکے حرف مطبقہ آوے مانند
بَسْطَةً اور مَسْطُوْرًا کے اور ہمسیت اوسکی کو نگاہ رکھے
کہ پہلے تی اور جیم کے مانند مستقیم اور مَسْجِدٌ کے اور
احتیاط کرے کہ زی اور صاد نہ ہوجاوے ش کو بھی رعایت کرے
تو جیم اور زای فارسی نہ ہوجاوے اور صفت تفشّی اوسکی جاتی
نرہے خاص کر اوس وقت کہ ساکن اور مشدد ہووے مانند وَلْيَتَشَوَّوْن
اور مُشْتَبِہٍ کے ص کو بھی رعایت کرے خصوصًا اوس وقت کہ
پہلے تے اور حی اور دال اور ری کے آوے تو سین نہ ہوجاوے
مانند حُصِّلَتْ اور اصحاب اور یصدق اور صراط کے
اور اس لفظ کو خوب پر کرے تو تینون حرف پر اچھی طرح ادا
ہووین ض ضادِ معجمہ کو اب بتاؤن ۞ یہ ظہر میں کہیں بھی تمکو کہلان

زبان کی طرف سے ڈاڑھون کی جڑ سے به یه نکلتی ہے بڑی رگڑ وتھنگی سے یه حرف دشوار ترین حرفون سے ہے زبان پر اور بہت ہی اسکو کم ادا کرنی جانتے ہین مگر جسنے اوستاد کامل سے پڑھا ہو اور کتنے زمانہ مشق کی ہو البته وه اچھی طرح ادا کریگا ادرنہین باقی اکثر آدمی غلطی کرتے ہین بعضے ذال پڑہتے ہین بعضے ظا کہتے ہین اور بعضے دال یہ تمام غلط ہے اور غیر جائز اسکو اسطرح ادا کرے کہ مشابہ ظا اور ذال اور دال کے نہو وے اوران حرفون کا امتیاز اوستاد لقه کے سننے سے معلوم ہوتا ہے خاص کر اوسوقت کہ بعد اوسکے حرف ظا یا طا یا ذال یا ضاد آوے مانند اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور فَمَنِ اضْطُرَّ اور بَعْضُ ذُنُوبِهِمْ اور يَعَضُّ کی ظا کہ قوی ترین حرفون سے ہی پڑہتے ہین خوب پر کرے تا مشابه تا کے نہووے اور بہت کر اوسوقت کہ درمیان سین اور تی کے آوے مانند بَسَطْتَ کے لیکن صفت اطباق اسکی باقی رکھے اور صفت قلقله کو اوظاہر کرے یا تے پہلے یا پیچھے اسکے واقع ہووے جیسے اَفَتَطْمَعُونَ یا احاطت کے اسکو ایسا لفظ کرے کہ مشابه کسیکے نہووے اور صفت استعلا اور اطباق کی نجاوے ظا کو نسبا احتیاط سے

ادا کرے تا ثری اور ذال نہو جاوے خصوصًا اوس حال مین
کہ آگے اوسکے لی آوے مانند اوعظت کے ع کو بھی بحاذا کرے
کہ باریک ادا کرے خاص کر اوسوقت کہ پہلے الف یا غین سے کے
آوے مانند عالمین اور واسمع غیر احتیاط کرے کہ ادغام
نہو جاوے یا مشدد ہو جیسے یدع الیتیم کی بھی رعایت
کرے اور بہت کر اوسوقت کہ ساکن ہوتا مخلوط سا تھ ہے کے اور
ضاد کے اور قاف اور ثے کے نہو کے مانند لقیتم اور سلخ
قلوبنا اور ضغثا اور مضغوب کے ف کو خوب ظاہر کرے
خاص کر کہ پہلے میم یا واو سے آوے مانند تلقف ما صنعوا
اور لا تخف لا تحزن کی ق کو ایسا ادا کرے کہ صفت استعلا
اور قلقلہ کی جاتی نہ رہے اور آمیزش غین اور کہ کی نہو نے کے
خصوصًا اوسوقت کہ قبل کاف کے مانند خلقکم اور خلق کل
یا قاف ساکن پہلے کاف سے آوے مانند الم نخلقکم کی اسمین
باتفاق ادغام کرنا چاہیے لیکن باقی رکھنے صفت استعلا مین اختلاف
کیا ہے اور نہ باقی رکھنا صفت استعلا کا اولی ہے ک کی بھی رعایت
کرے کہ کاف فارسی نہو جاوے خصوصًا اوسوقت کہ مکرر آوے
مانند لشرککم یا وہ قبل حرف مہموسہ کے آوے مثل تسمعکم

کے لام بھی اسی طرح ادا کرے رعایت کے ساتھ تو باریک ادا
ہووے خاص کر اوس وقت کہ قبل اوسکے حرف استعلا آوے مانند
ظَلَّ اور فَضَّلَ اور صَلّی اور واختلط اور جَعَلَ اللّٰہ کے اور
اگر بعد لام ساکن کے نون آوے خوب احتیاط کرے کہ ادغام
نہو جاوے مانند جَعَلْنَا اور اَنْزَلْنَا کے سوال لام
کو نون میں کیوں نہیں ادغام کرتے جواب اسواسطے کہ بعضے
جگہ لام پر بھی ہوتا ہے اور نون ہمیشہ باریک پر کو باریک
میں ادغام نہیں کرتے اور اگر بعد اوسکے رے ہی اور لام آوے
تو ادغام واجب ہے مانند قُلْ رَّبِّ اور ہَلْ لَّنَا میم کو بھی رعایت
کرے کہ پر نہووے خاص کر اوس وقت کہ بعد اوسکے حرف پر آوے
مانند مَخْمَصَةٍ اور مَرَضٌ اور مَا اللّٰہ کی اور اوس وقت کہ بعد
اوسکے میم متحرک آوے یا لِی یا فِی یا واو خوب ہی احتیاط
کرے کہ غنہ نہ جاوے جیسے لَہُمْ مَا جَرَحْتُمْ یا مُبَشِّرَاتٍ
اور مَنَافِعُ اور سَوَاءٌ میں ن کی ایسی رعایت کرے کہ پر
نہووے اور جس وقت کہ ساکن ہو بہت احتیاط کرے کہ مخفی
ادا نہووے مثل یَعْلَمُوْنَ اور عَالَمِیْنَ کی کہ سکون اوسکا ضایع
نہو خاص کر اوس وقت کہ بعد اوسکے نون مدغم آوے مثل

جَانٌّ یا الف آوے مثل اَنَا اَلَنَّا اور احکام نون ساکن کے
اوپر مذکور ہو چکی دکی بھی رعایت کرے اور یہ واو دو حال سے
خالی نہین یا متحرک ہوگی یا ساکن پہر متحرک کے تین حال تین حال
ہین مضموم یا مفتوح یا مکسور محافظت کرے پہر اگر مضموم یا
ہو خوب ملا کر دونو ہونٹونکو نکالے غنچہ کر کر مانند نَفَادُوُنَّا اور
وجُوهُهُ کے خاص کر اوسوقت کہ دو واو جمع ہو وین اور جمع ہو
واو کا پانچ قسم پر ہے اول یہ کہ پہلے ساکن دوسری متحرک
ہو اور حرکت ماقبل کی اوسکی جنس نہووے اور جنس اسکی
ہے ضمہ جیسے اَوْوَنَزَيْنُهُمْ یا اَوْوَاوْنَصَوُّا اس جگہہ ادغام
کرنا چاہیے دوسری حرکت ماقبل کی اوسکی جنس ہو مانند
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا یہان نکرنا ادغام کا واجب ہے تیسرے وہ کہ
واو اول مضموم ہو ثانی ساکن مانند وُوْرِيَ اور یا داوُدَ
کے چوتھے یہ دونون متحرک ہون جیسے وَوَجَدَكَ اور
وَوُضِعَ پانچوین یہ کہ واو اول مشدد ہو ثانی متحرک ہو مثل
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تمام صورتونمین خوب اچھی طرح ادا کرے
ھے کی رعایت کرے کہ مخرج اپنے سے مع صفا تونکے ادا ہووے
خاص کر اوسوقت کہ مکسور ہو مانند وَعَلَيْهِمْ اور بِهِمْ یا آگے

اوسکے واو یا حی یا میم آوے مانند وَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ اور
وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اور يَتْلُوْهُمُ الْكِتٰبَ یا مابین دو الفون کے
آوے جیسے بَنٰهَا وَطَحٰهَا یا ساکن ہو مانند اهدنا اور
الَّذِيْنَ اور اگر مشدد ہو پڑہنے اور مل جانیسے بچنا واجب ہے
مانند يُوَجِّهْهُ بہت احتیاط سے باریک ادا کرے کی کہ
خوب لطیف اور سلیس یعنے خوب صورتی سے ادا کرے اور
جمع ہونے دو ہے مین بھی چار صورتین ہین اول وہ کہ ہای
اول ساکن ماقبل اوسکا مکسور ثانی متحرک جیسے فِيْ يُوْسُفَ
اور یہی حکم اوس ای کا ہے کہ نبا کے ساتھ تشمیر مین پڑہی جاتی
ہے جیسے لَقَوِيَّهٖ يَقْدِمُ دونون کو خوب ظاہر کرے کہ ادغام
نہو جاوے دوسری یہ کہ اول مفتوح دوم ساکن ہو مانند حَسْبَنٰهُ
کے تیسرے یہ کہ دونون متحرک ہون مثل وَاَحْيَاهُ يَسْمَعُ کے
چوتھے وہ کہ اول مشدد ہو مانند قُلْ اَبِاللّٰهِ اور لِاَيِّ يَوْمٍ
کے پس سب صورتوں مین خوب ظاہر اور محقق ادا کرے سوال
تسہیل اور تحقیق کسکو کہتے ہین جواب تسہیل اوسکو کہتے ہین
کہ دو ہمزہ برابر متحرک آوین پہر تین حال سے خالی نہین کہ اول
مفتوح ثانی مضموم ہوگی یا مفتوح یا مکسور پہر اگر مضموم ہو جیسا

ہمزہ اور واو کے پڑھین گے معہ ادخال الف کے مثل ءَاُؤنَبِّئُکُم اور
اگر مفتوح ہو درمیان ہمزہ اور الف کے مثل ءَآلْئٰنَ اور اگر مکسور
ہو درمیان ہمزہ اور ی کے معہ ادخال الف مثل ءَاِئِنَّکُم اور یہ تسہیل
اور قاری کرتے ہین حفص ہر جگہہ نہین مگر کہین جگہہ ایک سورہ فصلت
مین ءَاَعْجَمِیٌّ باوخال الف درمیان ہمزتین کے پڑھتے ہین اور دو جگہہ
سورہ یونس مین ءَآلْئٰنَ اور دو جگہہ انعام مین ءَآلذَّکَرَیْنِ اور ایک
جگہہ نمل مین ءَآللّٰہُ باقی سب جگہہ ساتھہ تحقیق کے یعنے دونونکو
خوب ظاہر کر کر بلا ادخال الف **سوال** مد کئی قسم ہے اور کہان
ہوتا ہے اور کس سبب سے ہوتا ہے اور مد کسکو کہتے ہین **جواب**
اس مد کی دو قسم ہے ایک متصل دوسری منفصل ہے اور متصل دو
سبب سے ہوتا ہے ایک تو اجتماع ہمزتین کا ایک کلمہ مین ہو
دوسرے اجتماع ساکنین کا ایک کلمہ مین اور یہ وہان ہوتا ہے
کہ حروف مد کے آگے ہمزہ آوے خواہ ایک کلمہ مین ہو خواہ دو
کلمون مین اگر ایک کلمہ مین آویگا متصل ہوگا اور اگر دو کلمہ مین ہوگا
منفصل **سوال** حروف مد کونسے ہین اور کے ہین **جواب**
تین ہین واو ساکن ماقبل اوسکا مضموم اور ی ساکن ماقبل اوسکا
مکسور اور الف ساکن ماقبل اوسکا مفتوح اور مد کے معنی کہینچنا

آواز کا ہے متصل کی کئی قسم ہیں ایک تو یہ کہ ایک کلمہ میں حرف مدہ
اور ہمزہ مثل جَآءَ اور سُوٓءَ اور جِیٓءَ دوسرے کہ حرف مدہ کے
آگے ساکن مشدد آوے جیسے دَآبَّةٍ اور کَآفَّةً اسکو
مدغم کہتے ہیں تیسرے کہ آگے حرف مدہ کے نرا ساکن آوے
جیسے ءَآلْئٰنَ ءَآللّٰهُ اسکو مد مبدل کہتے ہیں چوتھے کہ شروع
سوراتوں میں جیسے صٓ قٓ نٓ الٓمٓ الٓمٓرٰ اسکو مد فواتح اور
مد مشبع اور مد ہجا اور مد لازم کہتے ہیں اور ان سبکو سیاہی
سے لکھتے ہیں دوسری قسم منفصل وہ یہ ہے کہ حرف مدہ
ایک کلمہ میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں جیسے قَالُوْٓا اٰمَنُوْا اور
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اور مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ دوسرے ضمیر کا مانند بِهٖٓ
اَنْفُسَهُمْ اور لَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اسکو مد ضمیری کہتے ہیں اور انکو
سرخی سے لکھتے ہیں اور ایک مد کا نام تعظیمی ہے یعنی تعظیم
کی سبب سے مد ہوتا ہے اللہ کے ناموں پر جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اور اسکو بقدر دو الف کے یا تین الف کے کھینچتے
ہیں اور ایک مد کا نام سکون عارضی ہے یعنی عارضہ کے
سبب سے مد ہوتا ہے جیسے آیتوں پر وقف کر لینے سے کھینچتے
ہیں مانند یعلمون مومنین متاب کے اگر آیت نکریں تو

مد بھی نہین کرینگے اور ایک مد ہوتا ہے اوسکو لین کہتے ہین
وہ یہ ہے واو ساکن یا ئے اوسکا مفتوح اور یہ ساکن ماقبل
اوسکا بھی مفتوح جیسے خَوفٍ اور الصَّیفِ اسکو مد لین کہتے ہین
اوران سب کو لکھتے نہین اور پڑھتے ہین سوال
مد کہینچنے کا کتنا ہے جواب موافق قرات امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ
کہ جو ہمارے امام ہین متصل کو بقدر چار الف کے اور منفصل کو بقدر
تین الف کے کہینچتے ہین اور اسمین تینون حالتین جائز ہین یعنی
طول توسط قصر طول چار الفی توسط سہ الفی قصر دو الفی سوال
اندازہ اسکا کیونکر معلوم ہو جواب اول تو سننے اوستاد کا دوسرے
کیسے یا اوپر بند کرنے اور کہولنے انگلیون کے جتنی دیر مین چار
انگلیان بند کیجاوین یا کہولی جاوین بخوبی نہ آہستگی اور نہ تیزی سے
کہینچے طول مین چار توسط مین تین قصر مین دو سوال وقف کرنا
قرآن شریف مین کس جگہ پر چاہیے اور کس جگہ پر نچاہیے کونسی علامت
کرنے کی ہے اور کونسی نکرنیکی جواب وقف کرنا یعنے دم
لینا آخر آیت پر چاہیے بے دم لیے ایک دم مین سارا قرآن
پڑھنا ممکن نہین پس دم لینا ضرور ہے اور اسکے واسطے علامتین
مقرر کی ہین بے علامت کے دم نہ لے تاکہ خرابی کلام کی خراب

نہو جاوے پس اسواسطے علامتین وقفونکی ضرور ہوئین اب
جان لو کہ شمار آیتونکی اوپر قول جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہے جہان حضرت نے آیت فرمائی اوسی جگہہ جانی
گئی اور یہہ آیتین نزدیک اللہ تعالی کیسے نازل ہوئین اور
واسطے ہر سورت کے حضرت نے مقرر فرمائی کہ فلانی سورۃ
مین اتنی آیتین ہین اور فلانی مین اتنی پس کمی اور زیادتی
ہونہین سکتی پس وقوف قرآن کے سوائے آیات کے جو صحابہ
کرام اور علماء امت نے موافق معنی کے قرار دئے ہین خواہ
حضرت سے ہون یا بلا سماع سب کو کرنا چاہیئے اور جس جگہہ
معنے تمام ہوتے ہین اوسکو آیت تامہ کہتے ہین پس معلوم ہوا
کہ اصل قرآن مین کوئی وقف واجب نہین کہ نکرنیسے اوسکے
گناہ ہو یا ٹھہرنا وہان حرام ہو یا گناہ مگر ہان جہان قرآن مین ایسا
ہو کہ قطع کرنے سے معنے بگڑین یا وصل کرنے سے تو ایسی جگہہ
قصداً قطع کرنا یا وصل کرنا حرام ہوگا اور یہہ بھی صحابہ رضی اللہ
عنہم سے منقول ہے کہ ایک زمانہ تعلیم وقوف مین صرف کیا
ہمنے اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم وقوف بھی ضروریات قرآن
سے ہے اسواسطے کہ بسبب بے علمی کے موقع وقف کا

نہین جانینگے اسواسطے علما نے کتابین وقوف مین تالیف
اور تصنیف کین مثل سجاوندی اور خلاصة الوقوف اور بدلل وغیرہ
کے پس جو قاعدہ امام جزری صاحب نے لکہا ہے بہت ہی بہتر ہے
اور وسکے پانچ مرتبے کیے ہین مرتبہ اول جس کلمہ پر وقف کرے اگر ہے
اوسکے ماقبل کو اوسکے مابعد کے ساتھہ کچہ علاقہ لفظاً ہو یا معنیً
تو وہان وقف کرین اور اگر وہان وقف نکیا اور ماقبل کو مابعد
کے ساتھہ ملا دیا تو بھی کچہ خلل معنی مین واقع نہو تو اس صورة
مین وقف کرنا بہتر ہے اور اس مرتبہ کو غیر لازم کہتے ہین کیونکہ
وصل فساد فی المعنی نہیں ہے مانند نستعین اور مفلحون اور
اسکو وقف تام کہتے ہین دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ ایسی جگہہ وقف
کرنا کہ اگر نکرین تو معنو مین خلل اور فساد پڑے تو وہان وقف
لازم ہے جیسے اصحب النار ه الذین یحملون العرش اگر اس پر
وقف نکرینا تو اصحب النار صفت ہوجاوے گی حاملین عرش
کی اور اسکی قباحت اظہر من الشمس ہے اور ایسے وقف
قرآن مین ستاسی جگہہ ہین اونکا بیان آگے آویگا انشا اللہ تعالے
تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ مابین کو ماقبل کے ساتھہ صرف معنی علاقہ ہو
اور لفظاً نہو تو ایسے وقف کو جائز کہتے ہین یعنی وقف کی بھی

دلیل ہوا اور وصل کی بھی جیسے اعزۃ اھلہ ما اذلۃ ولذلک
شاید کہ قول بلقیس کا ہو وصل کرنا چاہیے اور جائز ہے کہ قول
اللہ تعالی کا ہو دوسرے وقت چاہیے کرنا چوتھا مرتبہ وہ یہ ہے
کہ ماقبل اور مابعد مین تعلق لفظی ہو معنوی یا نہو اسکو حسن کہتے
ہین اور جس کلمہ پر سانس لینے کے واسطے وقف کیا ہو تو دوبارہ
پڑہنا اوسکا ضرور ہے اوسکو چھوڑکر آگے پڑہنا بہتر نہین جیسے
الحمد للہ پر دم لیا تو اوسکو دوبارہ پڑہنا چاہیئے نہ یہ کہ دم
لیکر رب العالمین پڑہے اور جس پر معنی تمام نہون اور عبارت
تمام ہو مانند الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم اسکو
مستحسن کہتے ہین پانچوان مرتبہ یہ ہے اور وہ بہت منع ہے
کہ فقط مبتدا پر بے خبر کے یا مضاف پر بے مضاف الیہ کے یا فعل پر
بے فعل کے یا موصوف پر بے صفت کے یا مستثنی منہ پر بغیر
مستثنی کے یا موصول پر بے صلہ کے یا شرط پر بے جزا کے
وقف کرنا جائز نہین اسکو قبیح کہتے ہین کیونکہ معنی بالکل ناقص
ہوتے ہین اور اگر اتفاقاً ایسے کلمہ پر دم ٹوٹے تو اوس کلمہ کو دوبارہ
پڑہنا ضرور ہے اور اور بعضی جگہ ایسی ہین کہ عوام لوگ بالکل
دم لیتے ہین خیال نہین کرتے مانند ویآن کلا پر دم توڑ کر کہتے ہین

یعلمون یقولون یشعرون یحب الفساد ایسی جگہ تم توڑنا بڑی قباحت ہے
اور ایسی بہت جگہ ہین اونکو وقف کفران کہتے ہین انکا بیان
بھی آگے ہوگا انشاء اللہ سوال بعضے علامتین وقف کی ہین
کئے ہوتی ہین اور اونکی کئے قسم ہین جواب اصل تو پانچ
ہین اور زیادہ اونکے سبات ہین سب اگر بارہ ہوتین اونمین سے
ایک علامت گول دائرہ کے ہوتی ہے وہ علامت آیت تامہ کی ہے
دوسری علامت میم کی ہے وہ وقف لازم کی ہے اسواسطے کہ معنی
بغیر اوسکے خراب ہوتے ہین تیسری علامت طا کی وہ علامت
مطلق کی ہے اور وقف ہے کہ نیک ہے واسطے ابتدا مابعد اپنی کے
مانند اسم مبتدا کے جیسے ماتلن ھو ھم الیہ ط پر مطلق ہے ابتدا
کلمہ کے اللّٰہ یجتبی الیہ کی ہو یا مانند فعل کے جیسے من بعد خوفھم
امنا ط یعبدوننی چوتھی علامت جیم کی اوسکو جائز کہتے ہین اور وہ
وقف ہے کہ برابر ہے اوسمین ہر دو طرف یعنے وصل اور وقف جیسے
وما انزل من قبلک ج وبالاخرۃ اسواسطے کہ واو عطف کا مقتضی
ہے وصل کا اور مقدم کرنا مفعول کا اوپر فعل کے مقتضی ہے ساتھ
قطع نظم کے یعنی تقدیر یون ہے کہ یوقنون بالاخرۃ یعنی کہنا اولی
ہے پانچوین علامت زای کی ہے اوسکو مجوز کہتے ہین اور وہ

وقف ہے کہ برابر ہو رکنے اور نہ رکنے مین لیکن وصل اولی ہے جیسے
بالاخرۃ ۔ فلا یخفف عنہم اسواسطے کہ فلا یخفف کی تعقیب کے
واسطے ہے کہ شامل ہے معنی جزا اور جواب کو اور یہ واجب کرتا ہے وصل
کو اور نظم آیت کا مقتضی ہے اور بشروع کلام کے اور ایک علامت ہے
ص اوسکو مرخص کہتے ہین اور وہ وقف ہے کہ نہین بے پروا
ہوتا مابعد اوسکا اوسکے ماقبل سے لیکن رخصت وقف کی ہے
واسطے ضرورت انقطاع دم کے واسطے طول کلام کے اور نہین لازم
آتا پہرنا اوسکا اسواسطے کہ بعد اوسکے ایسا جملہ ہوتا ہے کہ سمجھے جاتے
ہین معنی اوسکے بغیر لانے اوسکے جیسے وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ اور یہ جملہ بے پروا ہے کلام اول سے اور ایک علامت ہے
لا اور وہ وقف کہ منع کرتا ہے وقف کرنے کو پس لانا ان اوقافکا
مقرر کیا ہے واسطے اوٹھ جانے دقت کے اور پہنچ جانے کے مقصد
اور واسطے معادم ہونے فصل اور وصل کے سوال اگر جمع ہون
دو وقف اور یہ تیجے جواب اوپر کے وقف کا حکم ہوتا ہے مثلاً
آیت تامہ پر میم ہو تو آیت لازم کہین گے اور اگر آیت تامہ پر لا ہو تو
آیت لا کہین گے لیکن فرق یہ ہے کہ نرے لا مین پہیرنا لازم ہے
اور اگر آیت تامہ پر لا ہو تو پہیرنا لازم نہین اور اگر ط ہو تو آیت مطلق

کہین گے اور اگر جسم ہو تو آیت جائز کہین گے اور اگر ز ہو تو آیت
مجوزہ کہین گے اور اگر ص ہو تو آیت مرخص کہین اور متاخرین نے
ان وقفون کے ساتھ اور آٹھ رمزین لکھی ہین وہ یہ ہے
ق صل صلے وقفہ قف قلا س ك اق جو لکھتے ہین
تو اس سے اشارہ قیل کا ہے یعنے بعضون نے بیان وقف
کیا ہے اور صل اور صلے علامت وصل کی یعنے بیان ملانا آیہ
سے ہے اور وقفہ اور قف اسپر کچھ ٹھہرنا اولی ہے اور قلا سے اشارہ
ہے قیل لا اور س مین اشارہ ہے سکتہ کا اور ک سے کذالک یعنی
جسطرح اوپر کا وقف ہی اوسیطرح یہ بھی ہے سوال سکتہ
کسکو کہتے ہین اور قرآن مین کے جگہہ ہین جواب سکتہ کہتے ہین
دم لینے اور سانس نہ توڑنیکو اور یہ بھی نزدیک وصل کے ہے اور
اصل مین سکتہ ایک بیماریکو کہتے ہین کہ مرتا نہین اور دم بند ہو جاتا ہی
اسیطرح آیت پوری کرتے ہین اور دم نہین لیتے اسکو مجازا سکتہ
کہتے ہین اور سکتہ قرآن شریف مین نزدیک حفص کے چار جگہہ
ہین دو جاے بجاے دو جاے درمیان کلمون کے مگر اون
دو جگہہ نکو بھی بجاے وقف کے سکتہ کیا ہی حالت وصل مین اور حالت وقف مین
نہین کیا بلکہ پورا وقف کیا ہے اسواسطے کہ ایک جگہہ تو علامت

وقف مطلق کی اور دوسری جگہہ مین مطلق بھی اور میم بھی ہے
اور یہ بڑی علامت وقف کے تاکید کی ہے اول سکتہ سورہ
کہف مین ولم یجعل لہ عوجا پر سکتہ دوسرا یٰس مین من
مرقدنا پر سکتہ تیسرا سورہ قیمۃ مین وقیل من سکتہ راق پر
چوتھا مطففین مین کلا بل سکتہ ران پر اور سوا اسکے اور چار لون
ستا خرین نے چار جگہہ سکتہ اور بھی کیے ہین دو جگہہ سورہ اعراف
مین اول تو ربنا ظلمنا انفسنا سکتہ پر دوسرا اسکے آخر مین أو لم
یتفکروا سکتہ پر تیسرا سورہ یوسف مین اعرض عن ھذا سکتہ
پر چوتھا سورہ قصص مین یصدر الرعاء سکتہ پر یہہ آٹھہ جگہہ ہین
سارے قرآن مین سوال یہ جو آیت پر لفظ مل اور مک
اور شا اور ما اور مخ اور حم اور تب اور لب لکھتے ہین انسے
کیا اشارہ ہے جواب مد سے اشارہ مدنیوں کا ہے یعنے
قرائے مدینہ کے لئے یہان وقف کیا ہے اور اسی طرح
مک سے مکیونکا اور شا سے شامیونکا اور ما سے مدنی اول
اور مخ سے مدنی آخر اور حم سے قرا حمصیونکا اور تب سے
آیت تام بصریونکی اور لب سے آیت لا بصریونکی سوال
اور یہ جو حاشیون پر عشر اور خمس اور علب اور عب اور

خب لکہے ہوتے ہین اور بعضون مین اندر متن کے یہ کیا ہین
اور می اور رہ یہ کیون لکہتے ہین جواب یہ سب اشارت
تعدد یعنے گنتی کے واسطے ہین یہ آیتونکی گنتی کے اشارہ ہین
مثلا جب یہ لکہا کہ اول سورۃ مین یعنے سورہ بقرہ مین دو سے
چہیاسے آیتین ہین تو اونکے پڑتال کے واسطے یہ اشارہ مقرر
کیے ہین کہ الم سے یکذبون تک دس آیتین ہوئین تو وہان
متن مین می اور حاشیہ پر عشر لکہین گے اور وہان سے تدبریہ
دوسرا عشر لکہین گے اسیطرح پانچ آیت پر خمس لکہین گے
اور متن مین ھر کہ ی کے دس عدد ہین اور رہ کے پانچ اور عشر
بصریین پر عب اور خمسہ پر خب ہین سے عشرہ ب بصری اور
خ خمسہ اور ب سے بصری اور جہان کوفی اور بصری متفق ہونگے
وہان عکب اور خکب اور یہان کے سب پڑہنے والے موافق
روایت کوفیونکے پڑہتے ہین کسواسطے کہ امام عاصم صاحب
معہ راویونکے کوفی ہین اور انہین کے موافق لکہنے مین حرج
ہین اور جبوقت اور رونکے نزدیک ہوتا ہے تو شکل گول
دائرہ کی بدل کر پانچ کے ہندسہ کی شکل بنا لکہتے ہین اور اوپر
اوسکے اونکا نام لکہدیتے ہین مانند انعمت علیہم ت کے

اس سے یہ اشارہ ہے کہ کوفیون سکتہ و یکسا یہاں آیت نہیں ہے
سوال اصل وقف میں کیا ہے جواب اصل وقف میں تو سکون ہے
ہے پھر اسکی تین قسم کی ہیں ایک سکون دوسری روم تیسری
اشمام سوال سکون کسکو کہتے ہیں اور روم اور اشمام
کسکو جواب سکون اوسکو کہتے ہیں کہ حرکت آخر کلمہ کے
بالکل موقوف کردیں مانند یعلمون و عالمین کے اور روم اوسکو
کہتے ہیں کہ دو تہائی حرکت موقوف کرے اور ایک تہائی باقی
رکھے اور یہ خاص کسرہ اور جر میں ہوتا ہے مانند یوم الدین کے
اور تیسری اشمام وہ اوسکو کہتے ہیں ایک تہائی حرکت موقوف
کرے دو تہائی باقی رکھے اور یہ خاص رفع اور ضمہ میں ہوتا ہے
مانند نستعین کے اور روم کو اندھا پاتا ہے اور بہرا نہیں سنتا
اور اشمام کو اندھا نہیں پاتا اور بہرا پاتا ہے کہ اسمیں اشارہ
دونوں لبوں سے بطرف حرکت کے ہوتا ہے اور آواز نہیں
تو سکون اصل ہے اسواسطے کہ غرض وقف رکنے سے تخفیف
نفس کی ہے اور قاری کے ساتھہ دور کرنے حرکت کے
اسواسطے کہ جب پڑھتے عبارت طویل کیسے نفس قاری کا تنگ
ہوتا ہے اور یہ غرض سکون میں بخوبی حاصل ہوتی ہے اور روم

یہی سان ہے جہاں ٹھیرنا منظور ہوا اور وہ حرف متحرک ہوگا یا ساکن اگر ساکن ہے تو تو ساکن ہی ہے جیسے عَلَیْهِمْ اور عَلَیْکُمْ کو ٹھیرے اور اگر متحرک ہے تو حرکت دور کی جیسے یعلمون کو یعلمون پڑھا اور جو تنوین منصوب ہو تو تنوین کو ساتھ الف کے بدل کرتے ہین علیما کو علیما اور جو تنوین مضموم یا مکسور ہو تو اسمی تنوین کو بھی موقوف کر کر ساکن کر دیتے ہین مثل خبیر کے خبیر اور الیم کی الیم پڑھتے ہین اور اشمام کے معنی لغت مین سونگھنے کے ہین مگر اصطلاح قرا مین کئی معنی کر آیا ہے ایک تو وہ ہے جو مذکور ہوے دوسرے بدل کرنا ایک حرف کا دوسرے حرف سے مانند اصدق اور صراط کے کہ خلف قاری ساتھ زی کے بدل کر کر صاد کو زی پڑھتے ہین ازدق اور زراط تیسرے یہ کہ قصد ضمہ کا کرے اور واو کسرہ سے کرے جیسے قیل اور غیض بقرات کسائی و ہشام چوتھے یہ کہ اخفا حرکت مانند نعما اور من لدنہ اسکو اختلاس کہتے ہین یعنی اچکتی ہوئی اور فرق روم اور اختلاس مین یہ ہے کہ روم مین ایک ثلث حرکت باقی رہتی ہے دو ثلث باقی نہین رہتی ہے اور اختلاس مین دو ثلث باقی رکھتے ہین اور ایک ثلث موقوف کرتے ہین اور تلفظ اشمام اور روم

اور اختلاف بین القراء قاعدہ کا بے مشق اور سیکھنے اوستاد کامل کے
سمجھ مین نہین آتا اور صرف کتب اور پڑھنے کتابون سے نہین
آتا سوال سورہ یوسف مین لفظ تامنّا کو کیونکر ادا کرے
جواب اس مین قرائی دو وجہ جائز رکھی ہین ایک روم کے
ساتھ دوسری اشمام کے ساتھ اور معنی روم اور اشمام کی اوپر
مذکور ہو چکی یعنی نون کے ادغام کو موقوف کر کر ساتھ اخفا
ضمہ نون کے پڑھتے ہین یا اخفار کسرہ کی پڑھتے ہین اور یہان
سوائے ان دو وجہون کے اور جائز نہین رکھین اور پڑھنے
ادغام کے ساتھ کسی قاری سے سننے نہین پڑا مگر عشر والون
سے وہ شاذ ہے کہ اوسکا پڑھنا نماز مین درست نہین سوال
شروع سورہ آل عمران مین الٓمٓ پر وقف کرے یا نہین جواب پہلے
میم الٓمٓ پر ساری قاری وقف نہین کرتے کیونکہ الم آیت نہین وصل کرتے
ہین اور اگر کوئی وقف کرے تو بھی جائز کس واسطے کہ اوسپر آیت
جائز ہے لیکن وقف کرنا اولیٰ ہے واسطے موافقت سب کے
سوال یہہ ساتھ نام شیطانون کے جو مشہور ہین سورہ فاتحہ
مین ذلیل ہزب کیوکنع لنتنق لقل لعجل سیہ کیا ہین اور
یہہ لکہنا صحیح ہین یا غلط اور ساتھ جگہہ سکتہ الحمد لله رب

مالک یوم ایاک وایاک انعمت مغضوب پریہان ہین یانہین جواب یہ نام بھی غلط ہین اور یہ سکتہ بھی غلط مگر اسطرح نہ ملاکر پڑہے کہ او سمین شبہ پڑے نہ اتنا جدا کرے کہ سکتہ معلوم ہووے جیسے حروف لکہے ہوت پڑہے اسیطرح سنا ہمنے اپنے قاری صاحب مرحوم سے سوال عیب قرآن کے پڑہنے مین قاری کے کتنے ہین جواب چودہ ہین سوال وہ کون سے ہین جواب ایک تطنین ۲ تمیز ۳ وتیہ ۴ ترکزہ ۵ ہمہمہ ۶ زمزمہ ۷ تمطیط ۸ ترعید ۹ تعویق ۱۰ ترجیع ۱۱ تطویل ۱۲ تنفیس ۱۳ عنعنہ ۱۴ تجیل سوال انکے کیا معنی ہین جواب تطنین کے معنی ہرجگہ غنہ کرنا تمیز کے معنی ہرجگہ ہمزہ پیدا کرنا یعنی جہٹکے دینا وتیہ کے معنی کلمہ کو توڑکر پڑہنا ترکزہ کے معنی ادغام بیجا کرنا ہمہمہ کے معنی حرف مخفف کو مشدد پڑہنا زمزمہ کے معنی قرآن کو سرود مین پڑہنا تمطیط کے معنی بیجا پڑہنا بسبب اوسکے حرف یا حرکت بدل جاوے ترعید کے معنی کانپنا آواز کا مدون اور حرکتون مین تعویق کے معنی کلمہ کے بیچ مین دم لینا تطویل کے معنی کہینچنا آواز کا

زیادہ مد اور حرکات سے تنفیس کے معنی پوری حرکت کو ادا
نکرنا یعنے کٹی ہوی پڑہنا غنغنہ کے معنی ہمزہ کو ساتھہ نمین کے
ملاکر پڑہنا تعجیل کے معنی جلد جلد پڑہنا ایساکہ سمجہا نجاوے اور
سوائے انکے اور بھی ہین جیسے رگونکا پہولنا انکہون اور
رنگت کا سرخ ہونا تیوری مین بل پڑنا صورت کا بنانا ان
عیبون سے قاریکو بہت چاہیے لحاظ کرنا اور اور قواعد بہت ہین
واسطے درازی کے انہین پر اکتفا کیا اگر انہی بھی سمجہ لے اور یاد کرے
بہت مفید ہون زیادہ تو زیادہ **سوال** لفظ معانقہ کا جو حاشیہ
پر اور متن مین برابر دو دو لفظون پر تین تین نقطہ ہوتے ہین اس سے
کیا اشارہ ہے اور یہ کیونکر پڑہتے ہین **جواب** اصل معنی معانقہ کے
گلے ملنا جیسے عید کو ملتے ہین سو یہ اوس جگہہ لکہا ہوتا ہے جہان
ایک لفظ دونو طرف اپنے ربط کہاتا ہے معنی مین یعنے ماقبل سے
بھی اور مابعد سے بھی چاہیو ماقبل کے ساتھہ ملا کر پڑہو تو بھی معنی
ٹہیک ہین اور اگر مابعد کے ساتھہ ملایا تو بھی درست ہوتے ہین جیسے
لفظ واحسنوا کا اس آیت مین ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین تو دیکہو کہ لفظ واحسنوا کا ربط
کہاتا ہے اپنی ماقبل کے ساتھہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

واحسنوا یعنے مت ڈالو ہاتھ اپنے ہلاکت مین اور نیکی کرو تو واحسنوا
کا لفظ ما قبل کے ساتھ ملگیا اور اگر یون پڑھو واحسنوا ان اللہ
یحب المحسنین یعنے اور بھلائی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا
ہے بھلائی کرنیوالونکو اس صورت مین لفظ واحسنوا کا اپنے
مابعد کے ساتھ ملگیا تو ایسی جگہہ پر معانقہ لکھتے ہین اور اسکا
مخفف مع پر بھی اکتفا کرتے ہین اور اوسکے دونو طرف کے وقف
پر تین تین نقطہ لکھتے ہین اس سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہان
معانقہ ہے اونمین سے ایک جگہہ پر رکھے دوسرے جگہہ نہ رکھے
جسمین زیادہ ربط کہاتے ہون وہان رکھے اور جو دونون برابر
ہین جیسے یہان تو اختیار ہے چاہے یہان رکھے چاہے وہان
ایسے وقف قرآن شریف مین چوتیس ۳۴ جگہہ ہین اونمین سے سولہ ۱۶
متقدمین کے نزدیک اور اٹھارہ ۱۸ متاخرین کے نزدیک لیکن
صاحب تفسیر نیشاپوری نے کچھ فرق نہین کیا اونہون نے
تو چوتیس ۳۴ لکھے ہین اور بدلیل لکھاہے جسکو دیکھنا ہو وہان
دیکھ لے ہمکو عوام کو دلیلون سے کیا حاصل ہے فقط اتنا ہی
کفایت ہے کہ معلوم کرلین کہ یہان ہی ہی بس اب جو متقدمین
کے نزدیک ہے اوپر اشارہ میم کا کیا ہے اور جو متاخرین

سے کے نزدیک اونٹ ہے اور جہاں بھیڑ ہے اوس اشارہ سے رب کا
کیا ہے اور جو برابر ہے اونٹ کے بہین کیا سوال وہ کون سے
ہیں اور کہاں کہاں سے جواب چار تو سورہ بقرہ ۱ لا ریب
ج فیہ ج ۲ علی حیوۃ ج ومن الذین اشرکوا خ ۳ ولعلکم
تہتدون ۴ ما لم تکونوا تعلمون ج خ ۵ یا ایہا بایدیکم الی التہلکۃ
ج واحسنوا ج ۶ اٰل عمران ہین ۵ من لعمل محضرا ج وما عملت
من سوء ج خ ۶ اجر المؤمنین ج ما اصابہم القرح ط مائدہ
ہین ۷ من النادمین ب ج من اجل ذٰلک ج خ ۸ ومن الذین
ہادوا ج خ اعراف ہین ۹ فی دارہم جٰثمین ج کان لم یغنوا
فیہا ج الا تاتیہم ج کذٰلک ج خ ۱۱ قالوا بلیٰ ج شہدنا
ج خ ۱۲ لا ستکثرت من الخیر ج وما مسنی السوء ج خ
توبہ ہین ۱۳ من الاعراب منٰفقون ط ومن اہل المدینۃ
قد ہود ہین ۱۴ من قبل ہٰذا ط فاصبر ط ج ابراہیم ہین ۱۵ وعاد
وثمود ط والذین من بعدہم ط فرقان ہین ۱۶ تو م احسن
ج فقد جاءو ظلما وزورا ج خ ۱۷ احملۃ واحدۃ ج کذٰلک
ج ۱۸ اخبیرا الذی اور ثم استوی علی العرش ج ۱۸
شعرا ہین ۱۹ منذرون ج ذکریٰ قد قصص ہین ۲۰ الیک

بخ یٰلیتنا ج م احزاب مین ۲۱ عوج ت ب ت وصاحبی لذی ق م ۲۲
قلیلا م ملعونین ج خ مومن مین ۲۳ ترہقنا قف تسوق
یحملون ن خ زخرف مین ۲۴ حٰم ج والکتب المبین ج م دخان
مین ۲۵ حٰم ج والکتب المبین ج م ۲ الاثیم ج کالمھل ج خ محمد مین
۲۷ اوزارھا ج ذلک ج م فتحنا مین ۲۸ فی التوریۃ ج ومثلھم
فی الانجیل ج خ ممتحنہ مین ۲۹ ولا اولادکم ط یوم القیمۃ
ج خ طلاق مین ۳۰ الالباب ج الذین امنوا قد تحریم مین ۳۱ علیم ام لھم
شرکاء ج مدثر مین ۳۲ الیمین ج فی جنت ط انشقاق مین ۳۳
ان لن یحور ج بلی ج خ قدر مین ۳۴ من کل امر ج سلام ج
پس یہ چونتیس ۳۴ جگہ معانقہ ہے یہ سب تفسیر نیشاپوری مین لکھی
ہین بدلیل سوال وقف لازم کسکو کہتے ہین اور کہان کہان ہے
کہ اونکے نکرنے سے معنو مین فرق آتا ہے جواب وہ
اسی جگہ تو بالاتفاق ہین اور سات جگہہ مین اختلاف ہے
وہان بعضون کے نزدیک مطلق ہے اور بعضون کے نزدیک
لازم ہے وہ جو اتفاق ہین یہ ہین آٹھ جگہہ تو سورہ بقرہ مین
اول وما ھم بمؤمنین م پہلے امثلا م انک انا من الظلمین
م ولینصرون من الذین امنوا م من بعد موسٰی م بعثھم

علی بعض م ان اتیه الله الملک م انما البیع مثل الربو م آل

عمران بین تاویله الا الله م ولا هم یحزنون م یستبشرون ونحن

اغنیاء م نسا بین مریئا العنه الله م سبحانه ان یکون

له ولد م مائده بین ان تعتدوا وامرادم بالحق م والنصری

اولیاء م ولعنوا بما قالوا م ان الله ثالث ثلثه م نعمتی علیک

وعلی والدتک م انعام بین کما یعرفون ابناءهم م بالامن

ان کنتم تعلمون م اعراف بین وهم بالاخرة کفرون ہ م

اخاهم صالحا م ولا یهدیهم سبیلا م کانت حاضرة

البحر م توبه بین والله لا یهدی القوم الظلمین م بعضهم من

بعض م بعضهم اولیاء بعض م یونس بین ولا یحزنک قولهم

م بنا نوح م هود بین من اولیاء م صالحا م حجر بین عن ضیف

ابراهیم م فانتقمنا م نحل بین ولاجر الاخرة اکبر م

بنی اسرائیل بین وان عدتم عدنا م الا مبشرا ونذیرا ہ م

مریم بین فی الکتب مریم م اذ قضی الامر م الی جهنم وردا

ہ م عند الرحمن عهدا ہ م طه بین حدیث موسی ہ م

ولتصنع علی عینی م المؤمنون بین علی صلاتهم یحافظون

ہ م من نخیل واعناب م شعراء بین نبا ابراهیم م القصص بین

الما احسب م العنکبوت ین فامن له لوط م لبیت العنکبوت
م لهی الحیوان م یس ین اصحب القریة م من بعثنا م فلا
م فلا یحزنك قولهم م الصافات ین وان من شیعته
لابرهیم م ص ین بنوء الخصم م عندنا ایوب م زمر ین
من دونه اولیاء م البر م المومن ین اصحب النار ۵ م
خالق کل شیء م زخرف ین قوم لا یومنون ۵ م دخان
ین معلم مجنون ۵ م انکم عائدون ۵ م الذاریت ین المکرمین
۵ م القمر ین فتول عنهم م فی ضلل وسعر ۵ م الرحمن ین المجرمون
۵ م واقعه ین کاذبة م الحشر ین العقاب ۵ م منفقون ین
انك لرسول الله م التحریم ین امنوا امرأة فرعون م القلم
ین الاخرة اکبر م ولا تکن کصاحب الحوت م انه لمجنون
۵ م النزعت ین فالمدبرات امرا ۵ م خاشعة ۵ م خسرة
۵ م حدیث موسی ۵ م عبس ین فمن شاء ذکره ۵ م بلد ین
ان لن یقدر علیه احد ۵ م سوال وہ کون سے ہیں
جو اختلافی ہیں جواب وہ سات ہیں انعام میں مثل ما اوتی
رسل الله ط م اعراف ین لا یجلیها لوقتها الا هو ط م دخان
ین وما بینهما ط م والطور ین فی خوض یلعبون

مالک ہین ولیقبضین طم نوح مین لایؤخر امر والطور مین فیہا عین جاریۃ م سبہ ستاسی جگہہ وقف لازم انکو بہت یاد رکھے
سوال وقف غفران کونسے ہین کہ اونپر حدیث وارد ہے من ضمن ان یقف علی عشرۃ مواضع فی القرآن ضمنت لہ بالجنۃ یعنے جو ضامن ہو وقف کرنے کا دس جگہہ مین مین اوسکا ضامن ہون جنت کا وہ کہان کہان ہے جواب وہ ایک تو سورہ مائدہ مین والنصری اولیاء طم انعام مین انما یستجیب الذین یسمعون ط سجدہ مین ملن کان فاسقا ط لایستوون ط یس مین وآثارہم ط مجسرۃ علی العباد ط من مرقدنا ط وان اعبدونی ط علی ان یخلق مثلہم ط ملک مین ولقبضن یہ دس جگہہ وقف غفران ہے سوال اب وقف کفران کونسے ہین جواب اصل اس مین یہ ہے کہ لفظ کا توڑ دینا معنون کا خراب ہوجانا ہے یعنے کلمہ کے بیچ مین دم توڑ دینا کہ اوس سے معنی خراب ہوجاتے ہین نفی کے معنی اثبات کے اور اثبات کے معنی نفی کے یعنی لفظ لا ہے یا ما کہ نفی کا ہے اور وہ تھا مابعد کے ساتھ اور اسنے دم توڑ کر ماقبل کے ساتھ کردیا اب بعد کو اثبات کردیا تو قباحت ظاہر ہے مثلاً لا یشترون لا ایمان

وقف غفران

وقف کفران

وغیرہ کہ لا النفی کا ہے کہ شعور اور علم کی نفی کی ہے جناب باری نے
اور اسنے ماقبل کے ساتھ ملاکر ولکن لا پر دم توڑ دیا پھر کہا یشعرون
یعلمون تو اثبات شعور اور اثبات علم کیا تو اسمین بڑی قباحت کی
بات ہے کہ معنی بگڑ جاتے ہین یا ما پرہ وقف کیا پھر کہا کفر سلیمان
یا قالوا ہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاری
یا کہا قالوہ اتخذ اللہ ولدا یا کہا ما ہ کان ابراہیم یہودیا
یا کہا ما ہ کان من المشرکین ہ یا قالوا ہ ان اللہ فقیر و نحن
اغنیاء یا ما ہ خلقت ھذا باطلا یا سبحنہ ان یکون
ہ لہ ولد یا وقالت الیھود والنصری نحن ابنؤ اللہ یا
فبعث اللہ غرابا یا یایھا الذین امنوا لا ہ تتخذوا الیھود
والنصری اولیاء یا وقالت الیھود ہ ید اللہ مغلولۃ
یا لقد کفر الذین قالوا ہ ان اللہ ثالث ثلثہ یا ء انت
قلت للناس ہ اتخذونی وامی الھین من دون اللہ
یا ائنکم لتشھدون ان مع اللہ الھۃ اخری یا بدیع
السموات والارض انی ہ یکون لہ ولد یا اتل ما حرم ربکم
علیکم الا تشرکوا بہ شیئا یا قد افترینا علی اللہ
لذبا ان ہ عدنا فی ملتکم یا عزیر ہ ابن اللہ یا قالت

النصارى المسيح ابن الله : يا وقعد الذين كذبوا الله ورسوله
يا الا ان اولياء الله لا خوف عليهم يا ولا اقول لكم
عندى خزائن الله يا لا اعلم الغيب : يا ولا اقول لكم
يا لا اقول انى ملك يا لفى ضلال مبين اقتلوا يوسف
يا ولقد همت به وهم بها ولا ان رای برهان ربه
يا هل يستوى الاعمى والبصير يا ام هل تستوى
الظلمت والنور يا ام جعلوا لله شركاء يا لا
تحسبن الله غافلا يا ولا تحسبن الله مخلف
وعده رسله : يا نزل عليه الذكر انك لمجنون
يا ان الله لا يهدى القوم الظلمين : يا لا تتخذوا
الهين اثنين : يا قالوا اتخذ الرحمن ولدا : يا قالوا
هذا الهكم يا لا اله الا انا فاعبدون : يا قالوا وما
الرحمن : يا قال فرعون وما رب العلمين : يا من
مرقدنا هذا ماه اور غرض یہ کہ مانند انکے اور بہت ہیں
کہاں تک لکھے جاویں حاصل یہ کہ سب میں کلمہ کا توڑ کر پڑھنا
ہے ایسے بہت پرہیز کرے اور نگاہ رکھے کہ وہم وقف پر تو ٹوٹے
وقف کیسا ہی سوا کے لائے اگر ادہر پڑھے تو پھر اعادہ کرے

اور اسد اپنے سے معاونت اور مدت چاہتا رہے اور دعا قبولیت
کی کرتا رہے آمین آمین **سوال** اختلاف قراء سبعہ کا کیونکر
ثبوت ہے **جواب** یہ سب ثابت ہی جناب رسالتمآب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ یعنے نازل کیا گیا قرآن
اوپر سات طرح کے مراد سات طرح سے سات لغت ہین جو مشہور
تھے عرب مین ساتھ فصاحت اور بلاغت کے اور وہ یہ ہین
لغت بنی قریش اور بنی حی اور ہوازن اور اہل یمن اور بنی ثقیف
اور بنی ہذیل اور بنی تمیم کا اول نازل ہوا قرآن شریف بیچ لغت
قریش کے کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جب تمام
عرب پر پڑہنا اسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جناب باری مین عرض کر کر فراخی چاہی پس حکم ہوا کہ ہر کوئی
اپنے لغت مین پڑہے چنانچہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک
اسیطرح پڑہتے رہے جب اور زبانین ملنے لگین تب
انہون نے کتنے کلام اللہ یعنے سات یا زیادہ لکھوا کر اسلام
کی شہرونمین بہیجے اور قرار دیا اوسی لغت پر کہ زید بن ثابت
نے ساتھ حکم حضرت ابوبکرؓ اور صلاح حضرت عمرؓ کے

جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتھ مٹا ڈالنے اور لغات کے اس لیے کہ دیکہا اونہون نے کہ لوگ اختلاف کرتے ہین اور بعضے بعضونکو کافر کہتے ہین پس نہ باقی رہا اون لغات سے مگر کچہ اور متفق ہوئے اوسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اوسکے بیان تلک کے کہ قرا سبعہ کو پہنچا ساتھ سندون متصل کے اور باقی رہا یہ اختلاف کہ ایک لغت مین بکمر رہتا یعنے ادغام اور امالہ وغیرہ کا ان قرا مین جاری ہے اور بعضون کے نزدیک ساتھ طرح سے سات قرائتین ہین کہ جو قرا سبعہ پڑہتے ہین کہا ہے علما نے کہ قرائتین اگرچہ زیادہ ہین لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کے ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکے مانند یَتَفَطَّرنَ اور یَنفَطِرنَ دوسرے اختلاف جمع اور مفرد کا مانند اٰیَتہ اٰیٰت اور بَیِّنَۃٍ اور بَیِّنٰتٍ کے تیسرے اختلاف غائب اور حاضر کا مانند یَعمَلُونَ اور تَعمَلُونَ کے اور تشدید اور تخفیف کا مانند مَیِّتٍ اور مَیتٍ کے چوتھے اختلاف ضمہ اور کسرہ کا جیسے یَعرِشُونَ اور یَعرُشُونَ پانچوین اختلاف بڑہتی اور گہٹتی کا مثل اٰمَنتُم اعراف مین ۱۲ اَاٰمَنتُم اور عَمِلَتہُ کو عَمِلَت چھٹے اختلاف اعراب کا ساتوین شعرا مین ۱۲ یٰسین مین ۱۲ اختلاف لغت کی ادا کرنے مین مانند تفخیم اور ترقیق کے

اور اماله غیر اماله کے مظاہر حق جلد اول اور مؤید اسکے حدیث صحاح
مین عمرؓ بن الخطاب کی ہے کہا حضرت عمرؓ نے سنا مین نے ہشام
بن حکیم بن حزام کو کہ پڑھتے تھے سورہ فرقان بیچ حیات جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سنا مین نے اونکو جب پڑھی اونھون نے
نماز مین پس پڑھا اوسکو اوپر اختلاف بہت کے یعنے فتحہ کی جگہہ
کسرہ اور ضمہ کے جگہ فتحہ اور غائب کی جگہ حاضر علی ہذا القیاس یعنے
اسطرح پڑھی کہ نہین پڑھایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس قریب تھا کہ گلا گھوٹون مین اوسکا نماز ہی مین پس انتظار کیا
مین نے یہان تلک کے سلام پھیرا پس گلے مین ڈالا مین نے اونکی
چادر اپنی اور کہا کہ کسنے پڑھائی تمکو یہ سورۃ کہ سنی مین نے تمسے
کہا اونھون نے پڑھائی مجھکو جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
مین نے جھوٹے ہو تم پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھائی مجھکو اور طرح سواے اوسکے کہ پڑھتے ہو تم پس لیگیا مین
اونکو کھینچتا ہوا حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے
یا رسول اللہ سنی مین نے سورہ فرقان انسے اوپر بہت اختلاف
کے کہ نہین پڑھائی آپنے مجھکو پس ارشاد فرمایا آنحضرت نے ہشام
کو اے ہشام پڑھو تو جب اونسے حضرت نے سنی فرمایا اسیطرح

اوتارا گیا ہے قرآن پہر فرمایا مجکو کہ تم تو پڑہو پس مینے پڑہا آسکو
جسطرح مجکو پڑہایا تہا پہر فرمایا کہ اسیطرح اوتارا گیا قرآن یعنے
البتہ تحقیق ہے اور اوسطرح بہی نزاع مت کرو انزل القرآن
علی سبعۃ احرف یعنے اوتارا گیا قرآن سات طرح پر یعنے
سات لغت مین پہر فرمایا فاقرءوا ما تیسر من القرآن یعنے پس پڑہو
قرآن جسطرح آسان ہو پس جب قرار پائی یہ بات تو ذکر کرتے ہین
ہم اب قراء سبعہ اور عشر کا یہ بات کہتے ہین مفسر تفسیر نیشاپوری
کے کہ نام اونکا حسن بن الحسین المشتہر نیشاپوری ہیچ
کتاب اپنی کے کہ منسوب ہے طرف قرات سبعہ کے اور ائمہ مختار
کے احوال قرات سے اور بیان کرتے ہین ہم نام اونکے اور کنیتین اونکی
اور نام راویون اونکی کے کہ معتبر ہین اور منسوب ہین طرف
اونکے اور بیان کرتے ہین رمزین اونکی جو جو مقرر ہین اور سن
وفات اونکی کہ کس سنہ مین کسکا انتقال ہوا اور اللہ سے توفیق
چاہتے ہین کہ اوسکی طرف بازگشت ہے سوال قراء سبعہ کون
کونسے ہین اور باقی عشر کے کونسے ہین اور راوی اونکے کون
کون ہین اور رمزین اونکی کیا کیا ہین اور مسکن اونکے کہان کہان
ہین اور وفات اونکی کس کس سنہ مین ہین تفصیل سے اونکو

جواب اول امام نافع ہین دوم امام ابن کثیر سوم امام ابوعمرو چہارم
امام ابن عامر پنجم امام عاصم ہین ششم امام حمزہ ہفتم امام کسائی باقی
دس کے ایک امام ابوجعفر دوسرے امام یعقوب تیسرے امام
خلف سوال رمزونکی انکی طرح کیا ہے جواب اصطلاحات
رمزون قراؤن کی اور طرح ہین اور محدثین رحمہم اللہ کی اور طرح
ان قراؤن کی رمزین ابجد کے حرفون سے لی ہین مگر تین تین
حرف ایک ایک امام کا دو دو راویون کے ابج دہز حطی
کلم نصع فضق رست ثخذ ظغش مگر ابجد کے حرف
اٹھائیس ہین اور یہ تیس ہوئے سوا اٹھائیس تو رمزون کے
ساتھ تو مشہور ہین اور باقی کے اپنے نامون سے اور جو جو
راوی جنکے زیادہ ہین وہ سب اپنے نامون سے مشہور ہین
سوال قاری اول کون سے ہین جواب قاری اول
امام نافع ہین نام انکا نافع بن نعیم المدنی ہے اور کنیت انکی
ابوعبدالرحمن اور نام انکے باپ کا عبدالرحمن ہمدانی ہے پڑھا
انھون نے ابی جعفر قاری سے کہ وہ منسوب ہے طرف قبیلہ
بنی قار کے اور پڑھا انھون نے ستر تابعیون پر اور ابن عباس
اور ابی ہریرہ اور ابی بن کعب سے کہ یہ بڑے قاری اصل ہین

اور کنیت انکی ابوالمنذر ہے اور انہون نے پڑہا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے تو روایت امام نافع کو متصل الی ہریرہ اور ابن عباس
اور ابی بن کعب سے ہے اور راوی انکے تین ہین دو مشہور
رمزون کے ساتھ اور ایک اپنے نام سے اول قالون انکا
نام عیسی ابن مینا النحوی ہے اور دوسرے ورش ہین انکا
نام عثمان بن سعید الحضرمی ہے اور رمز انکی ابج ہے یعنی امام
نافع کے ب قالون کی ج ورش کے تیسرے اسمعیل بن جعفر ہین
رمز انکی نہین ہے یہ اپنے نام سے مشہور ہین اور وفات پائی
امام نافع نے مدینہ شریف مین ۱۶۹ سنہ مین سوال قاری دوم
کون ہین جواب قاری دوم ابن کثیر ہین نام انکا ابن کثیر
اور کنیت انکی ابو محمد عبداللہ الکثیر الداری المکی ہے کہ منسوب ہین
طرف قبیلہ بنی دار کے پڑہا انہون نے مجاہد بن جبیر سے انہون نے
ابن عباس سے اور ابی بن کعب سے تو روایت ابن کثیر
کو بھی انہین ابن عباس سے ہے اور راوی چار ہین دو مشہور
ہین رمز کے ساتھ ایک بزی نام انکا بزی ہے اور کنیت
انکی ابوالحسن احمد بن محمد بن القاسم بن نافع بن ابی بردۃ البزی
ہے دوسرے قنبل نام انکا زمعہ بن صالح ہے اور رمز انکی

دوسرے ہے دا امام ابن کثیر کی اور ہجری کی اور قنبل کی
ابو الحسن احمد بن محمد بن عون القواس ابن جو سے تھے عبد السلام
ہین اور وفات پائی امام ابن کثیر نے مکہ شریف مین سنہ ۱۲۰
قاری سوم کون سے ہین جواب قاری سوم امام ابو عمرو بصری
ہین نام انکا ابو عمرو زبان بن العلاء البصری ہین پڑھا انہوں نے
بھی مجاہد بن جبیر سے اور انہوں نے وہ ہی ابن عباس اور ابی
بن کعب سے اور راوی انکے تین ہین دو مشہور ہین [illegible]
ایک دوری کنیت اونکی ابو محمد یحیی بن المبارک الیزیدی سنہ
نام انکا ابو جعفر حفص ابن عمر بن عبد العزیز الدوری ہے دوسرے
سوسی نام انکا سوسی ہے اور کنیت انکی ابو شعیب صالح بن
زیادۃ السوسی ہے رمز انکی حطی ہے ح ابو عمرو کی ط دوری
کی اور ی سوسی کی تیسرے ابو نعیم شجاع الدین ابی نصرۃ
الخراسانی تو روایت امام ابو عمرو کی بہی ابن عباس اور ابی بن
کعب سے بہی ہے اور انکی وفات ۱۵۴ مین بصری مین ہوئی
سوال قاری چوتھے کون سے ہین جواب قاری چہارم
امام ابن عامر شامی ہین نام انکا عبد اللہ بن عامر الیحصبی الشامی
ہے اور کنیت انکی ابو عمران عبد اللہ بن عامر الشامی ہے انہوں نے

پڑھا مغیرہ بن ابی شہاب المخزومی سے اور انہوں نے پڑھا حضرت
عثمان بن عفان سے اور راوی انکے دو ہیں ایک ابن ذکوان
نام انکا ہے اور کنیت انکی ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن بشیر بن
ذکوان الدمشقی ہے دوسرے ہشام ابن عامر ہیں اور رمز
انکی کلمہ ہے سے امام ابن عامر کی ل ابن ذکوان کی م
ہشام کی اور وفات پائی امام ابن عامر نے ۱۱۸ھ میں سوال
قاری پانچویں کون سے ہیں جواب قاری پنجم امام عاصم صاحب
کوفی ہیں نام انکا عاصم ہے اور کنیت اونکی ابو بکر عاصم بن
بہدلہ ابن ابی النجود الاسدی ہے پڑھا انہوں نے ابی عبد الرحمن السلمی
سے اور اونہوں نے علی ابن ابیطالب سے اور کہا امام عاصم نے
جب پڑھتا تھا میں پڑھ کر عبد الرحمن کے پاس سے یاد کرتا تھا میں
زر بن حبیش سے اور انہوں نے پڑھا عبد اللہ بن مسعود سے اور یہ
ابی عبد الرحمن معلم تھے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما
کی تو روایت امام عاصم صاحب کو دو طرف سے ہے یعنی علی ابن ابیطالب
اور عبد اللہ بن مسعود سے اور راوی انکے چار ہیں دو مشہور
ہیں رمز ونکے ساتھ اور دو اپنے ناموں سے ایک ابو بکر نام انکا
شعبہ بن عیاش ہے اور کنیت انکی ابو بکر ہے دوسرے

حفص کنیت انکے ابو عمر حفص ابن سلیمان بن المغیرۃ البزار الاسدی
سے اور یہ تھے ہم سبق امام اعظم صاحب کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے تبیا
انکا مرجح ہے ثقہ ہین ویسے ہی روایت انکی جاری ہے قرآن شریف
مین اور رمز انکے نصع ہے ن امام عاصم صاحب کی ص ابو بکر
کی ع حفص کی تیسرے حماد بن ابی زیاد ہین چوتھے مفضل بن محمد
الضبی ہین اور وفات امام عاصم صاحب کی ۱۲۸ھ مین ہوی سوال
چھٹے قاری کا اسم کیا ہے جواب قاری ششم امام حمزہ کوفی ہین
نام انکا حمزہ بن حبیب الزیات العجلی ہے اور کنیت انکی ابو عمارہ
ہے پڑھا انھون نے سلیمان بن مہران الاعمش سے اور انھون نے
یحیی بن وثاب سے اونے زر بن حبیش سے اونے علی ابن ابی طالب
اور عثمان بن عفان سے اور ابن مسعود سے اور راوی انکے
چار ہین دو مشہور ہین رمزون سے ایک خلف کنیت ابو محمد
خلف بن ہشام البزار ہے دوسرے خلاد ابن خالد الصیرفی ہے
رمز انکی فضق ہے ف امام حمزہ کی ض خلف کی ق خلاد
کی تیسرے اسحاق بن ابراہیم ہین چوتھے عبد الرحمن بن
قلوقا ہین وفات پای امام حمزہ نے ۱۵۶ھ مین سوال ساتوین
قاری کون سے ہین جواب قاری ہفتم امام کسائی ہین نام

انکا ابوالحسن علی بن حمزہ الکسائی ہے پڑہا انہون نے امام حمزہ
بن حبیب سے اور انکے چہہ راوی ہین دو مشہور ہین رمز ونکے
ساتھہ باقی لئے نامون سے ایک ابوالحارث کنیت انکی
ابی اللیث بن خالد ہے دوسرے دوری نام انکا دوری او
کنیت انکی ابوعمر حفص بن عمرو بن عبدالعزیز الدوری ہے لیکن
یہ دوری دوسرے ہین اور رمز انکی رست ہے مر امام کسائی
سن ابوالحارث کی ت دوری کی تیسرے ابوعبدالرحمن قتیبہ
ابن مہران الازدانی ہین چوتھے ابوالمنذر نصر بن یوسف النحوی
ہے پانچوین حمدونہ بن میمون الزجاج ہے چھٹے ابوحمدون
الطیب بن اسمعیل ہین اور وفات پائی امام کسائی نے ۱۹۹ سنہ
پس زمانہ ان سب کا قریب ہے یعنے ابتدا ۱۱۹ سنہ سے ۱۸۹ سنہ
تک سب کی وفات ہوگئی کہ جسطرح مذکور ہوئی یہ سبعہ قرار
سبعہ جو مشہور ہین تفصیل لکہی گئی اور ان سبکی روایتین متفق
علیہ اور متواتر ہین اور انکا منکر کافر ہے انہین کی روایتون کے
واسطے فرمایا فاقرءوا ما تیسر من القران یعنے پڑہو جو آسان
قرآن مین سے اور باقی تین امام اور ہین انکی روایتین شاذ ہین
نماز مین نہ پڑہنی چاہئین کسواسطے کہ نہ متواتر ہین نہ متفق علیہ

ہیں اور مدینہ کے قاری اول امام ابو جعفر ہیں نام انکا یزید بن القعقاع
القاری المدنی ہے اور راوی انکے دو ہیں ایک ابن وردان کنیت
انکی ابو موسیٰ عیسیٰ بن وردان الحذاء ہے دوسرے ابن الجماز
کنیت انکی ابو الربیع سلیمان ابن مسلم الجماز الزہری ہے اور رمز
انکے ثجذ ہے ث ابو جعفر کی ج ابن وردان کی ذ ابن الجماز کی
قاری دوم امام یعقوب ہیں کنیت ابو محمد یعقوب اسحق الحضرمی
ہے اور راوی انکے دو ہیں ایک رویس کنیت انکی ابو بکر بن
محمد بن المتوکل اللؤلؤی الملقب برویس دوسرے روح بن عبدالمومن
رمز انکے ظغش ہے ظ یعقوب کی غ رویس کی ش روح کی
قاری سوم امام خلف ہیں کنیت انکی ابو محمد خلف بن ہشام
ابن ابی طالب بن اعراب البزار ہے اور راوی انکے دو ہیں ایک
ادریس بن عبدالکریم ہیں دوسرے اسحق ہیں اور رمز
امام خلف کے وہی اور راوی انکے اپنے ناموں سے مشہور
ہیں اسواسطے کہ کوئی اور حرف باقی نہیں رہا کہ انکے ناموں
رمز مقرر ہوتے پس ان تینوں اماموں کی روایتیں شاذ ہیں نقل کی
بسبب تفسیر نیشاپوری کے الحمد کہ یہ رسالہ تمام ہوا
الاولی اور اللہ تعالی اسکو قبول فرماوے اور سبب کی توفیق عمل

رباعیات

یا خدا توفیق ایسی کر عطا
فکر اپنی سے سیرا معمول رکھ
یاد تیری کا لگے مجھ دلکو ذوق
بر آویں سبھی حاجتیں اخروی
مضامین وحدت کے دل میں سما
شراب محبت کا تو جام دے کے
خاتمہ باخیر کیجیو اسکے خدا
صد ہزاران لغت صلوۃ و السلام

یاد میں تیرے رہوں صبح و مسا
ذکر لینے میں مجھے مشغول رکھ
دمبدم ہو بندگی تیری کا شوق
کرم سے تیرے دینی و دنیوی
خیالات باطل کو مجھ سے بھلا
موافق رضا اپنے کے کام لے
از طفیل حضرت خیر الوریٰ
او دس نبی است بر ہر صبح و شام

اعلان

للہ الحمد والمنۃ کہ اندنون واسطے نفع رسانی قاریان خوش الحان
کے رسالہ قواعد التجوید فی ذکر التجوید مصنفہ جناب حافظ قاری
شیخ احمد صاحب ساکن دہلی حسب ایمای حافظ شیخ یعقوب
صاحب خلف الصدق جناب مصنف ممدوح کے خاکسار
حافظ عبد الستار خان نے بماہ جمادی الثانی سنہ [illegible]
مطبع شگوفہ گلزار اودہ لکھنؤ مین بسعی تام وکوشش بالاکلام چھپوایا اب
حق تصنیف اس کتاب کا جناب صاحبزادہ مصنف موصوف نے کمترین
کو ہبہ فرمایا کوئی صاحب ورن جناب خاکسار کے قصد چھاپنے
یا چھپوانیکا نکرین عوض نفع کے نقصان اوٹھاوینگے

الراقم
حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب دوکان واقع چوک لکھنؤ